بتوفیق کامل نازل فرمایا ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یہ رسالہ مسمی محمود

تحفۂ درود

[illegible] بتقریر الکلام فی افضل الصلوٰۃ والسلام علی سید الانام علیہ افضل [illegible]

مطبع منشی نولکشور مین چھپکی قابل درود پڑھنے خاص و عام کی ہوا

فہرست ابواب وفصول مجموعہ محمودہ حضرت تحفہ درود

۲ دیباچہ کتاب

۳ تذکرہ پہلا معنی لفظ صلوٰۃ مین

۳ تذکرہ دوسرا تفسیر آیۂ کریمہ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اور وجوب پڑھنے درود مین

۵ تذکرہ تیسرا بیان مین اسکے کہ سوائے پیغمبرون کے اورون پر صلوٰۃ وسلام کا کہنا جائز ہے یا نہین

۶ تذکرہ چوتھا فضیلت وثواب پڑھنے مین درود شریف کے

۱۵ تذکرہ پانچوان فضیلت پڑھنے درود مین روز جمعہ و دوشنبہ و پنجشنبہ کو

۱۷ تذکرہ چھٹوان اس باب مین کہ آیا جواب سلام کا بارگاہ رسالت پناہ سے آتا ہے یا نہین

۱۸ تذکرہ ساتوان بیان مین اسکے کہ تارک درود کا مورد عذاب الٰہی ہوتا ہے

۱۹ تذکرہ آٹھوان قبولیت دعا مین بذریعہ درود شریف کے

۲۰ تذکرہ نوان محفوظ رہنے مین شر دشمنون اور آفات سے اور دفع بلا وفقر ومحتاجی وبرآمد حاجات مین بذریعہ درود شریف کے

۲۲ تذکرہ دسوان برآمد حاجات مشکلہ ومطالب لاحل بذریعہ درود شریف کے

۲۴ تذکرہ گیارہوان دفع محتاجی وقرضداری وافزایش مال مین بذریعہ درود شریف کے

۲۵ تذکرہ بارہوان حصول شرف زیارت وسعادت رویت جناب سید الانبیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۲۹ تذکرہ تیرہوان فضائل وخصائص پڑھنے درود شریف مین بمواقع مختلفہ ومتعلقات مختصہ ومنیفہ

۳۴ تذکرہ چودہوان مشعر درود مختلفۃ الالفاظ والروایات ومبشر ثواب جاری وبے نہایت

۳۵ درود خمسہ

۳۶ تذکرہ پندرہوان مشعر صیغ صلوٰۃ مختلف الروایات وکیفیت ومعنی درود شریف

ایضاً ذکر اوس درود کا جو بعد التحیات کے پڑھا جاتا ہے

۳۷ معنی درود

ایضاً تفسیر اللّٰہم صلّ علیٰ محمد

قیمت

۳۹	معنی برکت
″	ذکر لفظ رحم موقوعہ درود
۴۰	معنی لفظ آل مع سوال جواب طلب
۴۱	سوال جواب طلب بر لفظ ابراہیم موقوعہ درود شریف
۴۱	ذکر لفظ سیدنا در درود شریف
۴۲	معنی لفظ امی
۴۳	تذکرہ مسلموان آداب پڑھنے درود شریف مین
۴۴	تذکرہ ستر سوان اجازت درود شریف مین
۴۷	خاتمہ کتاب
۴۸	قصائد و منظوم در نعت سیّدُ الانبیا محمّد مُصطفیٰ علیہِ الصّلوٰۃ والتحیۃ
۵۰	نثر تقریظ از اسعلی حضرت جناب مولوی سید عبد اللہ مدظلہ العالی
۵۲	نثر تقریظ رنجیۃ خامہ گہر ریز جناب منشی محمد مبارک حسنخانصاحب بریلوی منصرم بندوبست للتپور
۵۸	خاتمۃ الطبع

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي قرّب من اختار من عباده الى حضرة وداده واصطفى واجتبى من احبابه من صلح لحضرة اقترابه وسقاه من صفو شرابه ما صفا ومنّ على من اجتباه من خلقه فجعل منهم انبياء واصفياء واولياء وخلفاء وعلماء واختار المختار محمدا صلى الله عليه وسلم وعلى سائر الخلق من ان يكونوا في الاصلاب نطفا النبي قال سبحانه وتعالى في شانه مخبرا وامرا ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد امام الحرمين وصاحب الهجرتين وعلى اله وصحبه بعدد القطر والمطر والحصى اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ونبينا وجدنا ومولنا محمد نور القلب وقرة العين وعلى اله وصحبه بعدد ما لا يحصى اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا النبي الامي محمد وعلى اله وصحبه صلوة فائحة بالرضى في البكور والاصائل اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد النبي الهدى والتكريم وعلى اله وصحبه صلوة دائمة على منتهى الابد مقرونة بالخير والفضائل **اما بعد** كهتا ہے ترصد مغفرت رب صمد متمسک بذیل شفاعت رسول احد مسکین **ابو عبد العزیز** المدعو **منظور احمد** غفر معاصيهما واستر مقابحهما ابن مولانا ومقتدانا المولوي ابو عبد الله محمد قلندر علی نور الله مضجعه الحسيني الرضوي نسبا والحنفي مذهبا النقشبندي طريقة

مدنی المشہدی اصلاً و الصمدنی الفرخ آبادی وطناً کہ یہ رسالہ مختصرہ و مکاتبہ وجیزہ
یعنی بزرگ اصل مین رہنے والے مدینہ منورہ اور مشہد مقدس کے ہین اور اب صمدن ضلع فرخ آباد مین سکن مبارک ہے ۱۲
فضائل درود و سلام مین باقتضای اجلہ احباب و استدعاے اعزۂ اصحاب محض بنظر استفاضۂ برادران مومنین
بغرض استحراز سعادت عامۂ مسلمین بعد حصول فراغ از ترجمۂ دلائل الخیرات حوالۂ قلم عجز رقم ہوا اسعمال ایجا
مین بالتزام بحال اختصار و ایجاز اکثر احادیث و آثار فضائل و خصائص کتاب ترجمہ سی تحریر و مسطور ہوئی اور
بمجرای مطایای حسن ارشاد وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ انکشاف وس عنایات سرمدی و کرامات کلی
جو اس مسکین کے حق پر مبذول ہوئی تھی بنیت خاص استیعاب فیضان برادران مومنین سے کیا
اور بمقتضای شعر علال نیست و لاسیر بوستان تنہا ۔ چہ حظ کند خضر از عمر جاودان تنہا ۔ چند مجربات کو
بھی منصۂ تحریر پر جلوہ ظہور کا دیا حضرت مجیب الدعوات سے امید واثق ہے کہ اس رسالۂ لطیفہ کے
فیض سے ہر فرد بندہ مومن کو مستفیض و مستسعد دارین کرے آمین بحرمۃ النبی الامین

تذکرہ پہلا معنے لفظ صلوٰۃ مین

ارباب فضل و کرامت و طلاب خیر و سعادت پر مخفی و محتجب نہ رہے کہ صلوٰۃ کی معنے لغت مین بمعنی دعا و رحمت
و استغفار و درود بھیجنے کے ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر اور تصریح کی ہے ائمہ تحقیق نے کہ صلوٰۃ اللہ
تعالی کی ... ن سے معنے رحمت کے ہے اور بندون کی طرف سے دعا و رحمت چاہنا دنیا و آخرت مین جناب الٰہی
اوسکے حبیب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اور ملائکہ کی طرف سے معنے استغفار و بخشش چاہنے کے ہین
پس صلوٰۃ حاوی ہے ان سب معنیون کا یعنے درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بندون
کیطرف سے مانگنا رحمت کا ہے حق سبحانہ تعالی سے اسلیے کہ وہ رحمت شامل ہو دنیا و آخرت کی بہبودی کو

تذکرہ دوسرا تفسیر آیہ کریمہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اور وجوب

پڑھنے درود مین اللہ تعالی نے بقدس اپنے امر کیا ہے اپنے بندونکو ساتھ صلوٰۃ و سلام بھیجنے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
اس آیت مین اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىِٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا
تفسیر احمدی و شروح مشکوٰۃ المصابیح وغیرہا مین آیا ہے کہ اجماع کیا ہے علما نے اسپر کہ یہ امر وجوب کے لیے ہے لہذا صلوٰۃ
ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ واجب ہے لیکن اوسکی اوقات و عدد مین اختلاف ہے بعضون نے کہا ہے کہ واجب ہے
درود پڑھنا ہر بار جب کہ نام مبارک سنے اور بعضون نے کہا ہے ایکبار فرض ہے ساری عمر مین جیسے کلمۂ شہادتین
اور زیادہ اسپر مستحب ہے ... شعار اسلام سے ہے اور یہی قول امام مالک کا طحاوی نے کیا ہے اور قاضی ابو بکر بن علائی نے کہا

کہ فرض کیا اللہ تعالی نے مومنون پر کہ صلوٰۃ و سلام بھیجین اسکے پیغمبر پر اور وقت معین اوسکے لیے نہین ہے پس واجب ہے کہ درود بہت بھیجا جاوے اور اوسمین غفلت نکیجاوے بعض علمانے قول اول کو صحیح رکھا ہے اور شافعی نے فرض کہا ہے تشہد مین پڑھنے درود کو اور علمانے کہا یہ قول شافعی کا شاذ ہے کسی نے اس قول مین اوسکے اتفاق نکیا اور صاحب تفسیر احمدی لکھتے ہین کہ شافعی کے نزدیک درود قعدہ اولی مین سنت اور آخر مین واجب ہے انتہے اور حنفیہ کے نزدیک تشہد مین پڑھنا درود کا سنت ہے اور بعض علما اور مختار حلیمی شافعی نے اسکو اختیار کیا ہے اور عمل کرنا اسپر احوط کہا اور فرمایا کہ وقت سُننے نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درود پڑھنا واجب ہے اور تارک اسکا وعید بعید اسپر ہے معالم التنزیل و مدارک مین ہے کہ جب نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سُننا درود پڑھنا واجب ہوا و علیہ الفتوی ہے اور عقیدۂ نجاح مین ہے کہ درود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایکبار سوا نماز کے فرض اور ہر مجلس مین سامع و ذکر کنندہ نام مبارک پر مرتبہ اول واجب اور بار دیگر سنت لیکن خدا تعالی کے نام پر ہر مرتبہ کلمۂ صفاتی پڑھنا فرض ہے اور ترغیب الصلوٰۃ مین محیط سے ہے کہ درود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بقول امام ابو الحسن کرخی رحمہ اللہ ایکبار تمام عمر مین پڑھنا فرض ہے داخل نماز ہو یا خارج کیونکہ نص قرآن مین ہے اور تفسیر احمدی مین ہے کہ کرخی کے نزدیک حضرت کا جب ذکر ہو یا اونکا نام سُنے تب واجب ہے اتنی پر جمہور ہین اور بعضون کے نزدیک جس مجلس مین کہ ذکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہو ایکبار واجب ہے جسطرح سجدہ قرآن اور تشمیت عاطس کا اور بقول امام طحاوی جب نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سُنے تب درود پڑھے بدلیل اس حدیث کے مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ جَفَانِیْ اور امام سرخسی نے لکھا ہے کہ علما اسپر ہین کہ درود پڑھنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہر بار مستحب ہے اور عمدۃ الاسلام مین ہے کہ طحاوی کے نزدیک ہر مرتبہ واجب اور بقول اجماع خلاف ہے زاد الفقہا مین ہے کہ قول اصح طحاوی کا ہے سو مؤلف مسکین غبار نعلین جناب سید الثقلین منظور احمد عفی عنہ کہتا ہے کہ قول ائمۂ ہدی کا جو ہے وہ سب بیان ہو چکا یہی اپنا مذہب ہے الاّ میری رائے مین درود پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض ہے بدلیل آیۂ مذکورہ درود و سلام کے کیونکہ اللہ تعالی نے لفظ اِنَّ سے اس مضمون کو موکد کیا بعد اوسکے مسلمانونکو بلفظ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خطاب کر کے درود و سلام کا حکم بتاکید فرمایا اور حکم کلمۂ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کا صریح بامر ناطقہ و جمعیہ دلیل ہے پس جسوقت جس مجلس مین ذکر ہو نام مبارک سُنے مرتبہ اول مین فرض ہے اور مرتبہ ثانی بلحاظ انعقاد مجلس کے اور تا تمامی اوسکے

درود پڑھنا واجب ہی یا سنت موکدہ اور تارک پر وعید شدید ودعای بد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل بدلیل حدیث مرویہ ترمذی وابن حبان وبزاز وطبرانی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رَغِمَ اَنفُ رَجُلٍ ذُکِرتُ عِندَہٗ فَلَم یُصَلِّ عَلَیَّ لیکن قول اشہر اور مفتیٰ بہ نزدیک حنفیہ کے یہ ہے کہ کبھی بار ایک مجلس میں نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سُننے تو درود پڑھنا ایکبار واجب اور ہر بار مستحب ہوتا ہے کما فی تہذیب القلوب میں حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ ذکر صلوٰۃ کا بے اشتمال سلام کے پاس اکثر علما کے مکروہ ہے بسبب خلاف فرمودہ معنی ظاہری یٰاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیہِ وَسَلِّمُوا تَسلِیمًا اگرچہ بعض علما کو اسکے مکروہ ہونے میں کلام ہے مگر اسکے خلاف اولیٰ ہونے پر متفق ہیں اور جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صیغ صلوٰۃ میں ذکر سلام کا نفرمایا باین جہت کہ صحابہ کیفیت سلام سے مطلع تھے چنانچہ حدیث مرویہ امام احمد وابن حبان کے واضح ہے اور اسی قیاس پر صرف سلام پر حصر کردینا مکروہ ہے جیسے کہ عادت اکثر مصنفین عجم کی ہی کہ صرف علیہ السلام پر مختصر کرتے ہیں بلکہ یہ کہنا چاہیے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

تذکرۂ تیسرا بیان میں اسکی کہ سوا پیغمبروں کے اوروں پر صلوٰۃ وسلام کا کہنا جائز ہی یا نہیں

اختلاف علما علیہم الرحمۃ کا اسمیں کہ آیا سلام وصلوٰۃ غیر انبیا پر بالاستقلال جائز ہی یا نہیں مختار نزدیک جمہور علمائے تحقیق کے یہ ہے کہ صلوٰۃ وسلام خاص شعار انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ہے غیر کے لیے جائز نہیں مگر بالتبع درست ہے جیسا کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَصحَابِ مُحَمَّدٍ اور نہیں درست ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَصحَابِ مُحَمَّدٍ غیر انبیا کے نام پر غَفَرَ اللّٰہُ و رَحِمَہُ اللّٰہُ و رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کہے اور طیبی نے کہا ہی کہ سوا انبیا کی اوروں پر درود بھیجنا خلاف اولیٰ کہ ہی اور بعضوں نے کہا کہ حرام ہی یا مکروہ بکراہت تنزیہی یا تحریمی انتہی کلام الشیخ وملا علی القاری اور مولانا فخر الدین فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ غیر انبیا و ملائکہ پر صلوٰۃ وسلام کا بھیجنا ابتدا مکروہ تنزیہی ہے کہ شعار اہل بدعت کا ہی اور انکے ساتھ اور پر بھیجنا جائز ہے جیسا کہ کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّمَ انتہی محی السنۃ نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہی کہ اختلاف کیا اصحاب شافعی نے کہ درود غیر انبیا پر مکروہ ہے یا فقط ترک ادب اور صحیح مشہور یہ ہے کہ مکروہ ہی مکراہت تنزیہی کہا شیخ ابو محمد جوینی نے کہ سلام معنی میں صلوٰۃ کے ہی پس نہ کہا جاوے ابوبکر و عمر و علی علیہم السلام اور سوائے اسکے نہیں ہے یہ کہ کہا جاتا ہی خطاباً زندوں اور مردوں پر جیسا کہ کہتے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ درمختار میں ہی لکن مکروہ لکھا اور مالک نے مبسوط میں مکروہ کہا اور ابن عباس سے مکروہ ہونا ذکر کیا

انہوں اور انکی مثالون میں فقط مکروہ لکھا ہے صلوٰۃ وسلام کا بھیجنا غیر پر اور تفسیر احمدی مین ہے کہ آپ کی آل پر اور
غیر پر بہ تبعیت جائز ہے اور بالاستقلال مکروہ ہے آل کا ذکر نا بعد آپکے صلوٰۃ کے شامل اجماع ہے مگر اہلکہ بعضون نے کہا کہ بغیر آل کے
صلوٰۃ مقبول نہیں اور مدارک التنزیل مین ہے کہ اگر بہ سبیل تبع غیر پر درود بھیجا جاوے جیسے صلی اللہ علی النبی وعلی آلہ
تو مضائقہ نہیں اور فقط اہل بیت پر درود بھیجنا مکروہ اور اشعار روافض ہے

تذکرہ چوتھا فضیلت و ثواب پڑھنے مین درود شریف کی

تشنگان جواہر زواہر فضل و کمال و سرمایہ داران
کامل البضاعت سعادت و اجلال مشتاقان رویائے جمال جہان آرای جناب احمدی و جانبازان معرکۂ عشق محمدی
کی دامن کوش ہوش مین بربیار حکایت و مشکین عطر از سماعت اس بیان ریحان توامان سے مملو و مشحون ہو کہ
فضائل و خصائص و منائح و آثار درود شریف کی جو امع احادیث صحیحہ و اخبار صریحہ اور کتب اکابر صوفیہ و
محدثین اور صحائف ابرار و اولیاء مجربین مین خارج از حیطۂ احصاء و بیرون از حیز انضباط وارد ہین کہ اونمین سے
کسیقدر بھی واسطے تفریح طبیعت محبانین جناب نبوی کی قلم شکستہ دہان و خامۂ شگافتہ زبان پر لانا بہت
دشوار اور کار اصعب بالتمام ہے بلکہ روح الامین کو بھی اوسکے عہدہ بر آہونی مین کلام ہے کیونکہ یہ وہ
ہدیۂ عالیہ اور ذریعہ رسوخ و رسائی عاصیون کا مجلس پاک مین ہے کہ جو سورہ ہای مین درود آیہ ما ینطق
عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ مثل میں حلول آیہ اَلَمْ نَشْرَحْ و وَالضُّحٰى سرمۂ کش دیدہ مَا زَاغَ الْبَصَرُ
وَمَا طَغٰى شانہ انداز طرہ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰى خلع خلعت قرابت فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى درود وہ نعمت ہے
کہ کوئی متاع اوس سے غالب و افضل نہین اسکو نجات عاقبت مین اور وثوق اوسکی شفیعہ
کوئی حضور ہی کا نہیں بارگاہ نبوت مین تیر بے کمان دعا کا واسطے ہدف اجابت کی اور اکسیر ہے واسطے
مس قلوب خواہان کیمیائے سعادت کے اعجاز داودی رکھتا ہے موم کر دیتی کو آہن امر دشوار و لاحل کے اور خاصیت
باد صبا کی رکھتا ہے واسطے کھلانی غنچۂ مطالب و حوائج مشکل کے و اس تنگ غم و رنج کو وسیع سرور
و بشاشت کا کر دیتا ہے اور گل کشائش دلی و انشراح صدر کی بہر دیتا ہے شہاب ثاقب ہے واسطے دفع
شرو شیطان و حاسدان جانگزا کے برق خاطف ہے واسطے جلا خرمن حیات ظالمین و جابرین باجود و حفاکی اسکی تاثیر سے
بجلی کو ندتی گری ہے
بادۂ سوسوی آسمان غیب سے پڑھنے والون اوسکے کو پہونچتا ہے اور فراخ روزی و مستغنی از فکر معاش
و عیال کر دیتا ہے اسکی یہ ادمت سے بندہ عاصی شرف سعادت رویائے مبارک سے مشرف و مستسعد ہوتا ہے
زر تابان
اور اوسکی سو طنت سے محفل خلد شامل نبوی مین جا پہونچتا ہے کیونکہ شوئے ایسی نعمت غیر مترقبہ ہے

کرو اشتیاق بیان مین اوسکی لطف و مزہ من و سلوی کا پاتا ہی اور لب خشک اثر طراوت مانند میر جنت العلیا اور
کام و زبان ذائقہ انگبین کا حاصل کرتا ہی المختصر تحریر ہوتا ہے سننے والا چاہیے اور خواہان سعادت ہونا چاہیے امام احمد نے
عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابن عمر نے فرمایا کہ جو درود بھیجتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
رحمت بھیجتا ہے اللہ تعالی اوسپر اور لکھتے ہین فرشتے اوسکی واسطے ستر رحمتین نسائی اور ابن حبان و حاکم ح
و بزاز و طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے
مجھپر ایکبار بھیجیگا اللہ تعالی اوسپر دس رحمتین اور بخشی جاوینگی اوسکے دس گناہ اور بلند کیے جاوینگے
لیے دس درجے بہشت قرب الہی مین اور ایک روایت مین نسائی اور طبرانی کے یہ زیادہ آیا ہے اور لکھی جاتی ہین ح
بسبب اس درود کے دس نیکیان نسائی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ح
مجھپر درود بھیجے ایک مرتبہ خدا تعالی اوسپر درود بھیجتا ہے دس بار اور معاف کرتا ہے دس گناہ اور بلند
کرتا ہے اوسکے دس درجے مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی و نسائی اور طبرانی نے روایت کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ح
سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجیگا مجھپر ایکبار رحمت بھیجیگا اللہ تعالی اوسپر
دس بار تفسیر کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا یعنے جو کوئی کرتا ہے ایک نیکی
پس اوسکے لیے دس گونہ نیکی ہے کذا قال ملا علی القاری ابن سنی نے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت ح
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہے اللہ تعالی اوسپر دس بار شیخ القراء نے کہا ہے
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور اوسکے ساتھ اوسکے گھرانے پر بڑی قبولیت رکھتی ہے
اوپر اونکی لائق رحمت او ترقی ہے اور دس رحمتین و ترقی ہین مانگنے والے پر جتنا چاہے اوتنا حاصل کرے نسائی ح
اور دارمی نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایکروز چہرہ مبارک سے تشریف
لائے اور آثار فرحت کی چہرہ مبارک سے عیان تھے پھر فرمانے لگے کہ مجھسے جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا کہ خدا تعالی
فرماتا ہے کہ کیا تمہین خوش و راضی نہین کرتی یہ بات اے محمد کہ جو کوئی تمہاری امت سے تم پر درود بھیجے ایکبار
مین درود بھیجونگا اوسپر دس بار اور جو کوئی سلام بھیجے تمپر تمہاری امت سے ایکبار مین سلام بھیجونگا اوسپر دس بار
اسی حدیث کو روایت کیا ابن حبان و حاکم اور مصنف ابن ابی شیبہ نے اور دلائل الخیرات مین بھی یہ
حدیث آئی ہے جزری نے منیہ حصن حصین مین لکھا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی شام کو
دس بار مجھپر درود بھیجے ہوگی شفاعت اوسکو میری قیامت کے روز اور فرمایا جو کوئی مجھپر صبح کی نماز کے

پہلے بات کرنیکے درود بھیجتا ہی اللہ تعالی اوسکی سو حاجتین پوری کرتا ہی جلدی دیتا ہے تیس حاجتین اوسمین سے
اور ستر کو تاخیر سے دیتا ہی اور بعد مغرب کی بھی ایسا ہی ثواب پاتا ہی سبحان اللہ کیا اچھی تجارت ہی [illegible]
ح امام احمد و حاکم نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ کہا عبد الرحمن نے نکلے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اور کھجوروں کے باغ مین داخل ہوئے پھر ایسا دراز سجدہ کیا کہ ڈرا مین کہ اللہ تعالے
نے وفات دی آپکو عبد الرحمن نے کہا پس آیا مین اور دیکھتا تھا کہ آپ زندہ ہین یا مردہ پس اوٹھایا حضرت نے
سر مبارک اپنا اور فرمایا کون سی چیز پیش آئی تجھکو کہ تو مغموم اور مضطرب ہی پس مینے حال اپنا بیان کیا کہا
راوی نے پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ جبرئیل نے مجھ سے کہا کہ کیا خوشخبری دون مین تجکو
کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جو شخص تم مین سے درود بھیجیگا تجھ پر مین رحمت اپنی نازل کرونگا اوسپر اور ایکسی روایت کی
صح باختلاف بعض الفاظ کے بیہقی اور حاکم نے اور سخاوی نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے محمد بن سلیمان جزولی نے
عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام
اور کہا کہ اے محمد آپ پر جو امتی آپکا درود بھیجتا ہی پس ستر ہزار فرشتے اوسپر درود بھیجتے ہین اور جسپر درود بھیجین
صح فرشتے وہ ہوگا بہشتیون سے اور اوسی روایت سے ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت پڑھنے والا
ح تم مین کا درود اوپر میرے بہت ہونگی اوسکے پاس عورتین بہشت مین ترمذی اور ابن حبان نے ابن مسعود سے روایت کی
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت نزدیک قیامت کو مجھ سے وہ لوگ ہین جو بہت درود بھیجتے ہین
ح مجھ پر دنیا مین دلائل الخیرات مین ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے مجھ پر جہت ادب سے
بھیجے واسطے ادا کرنے بزرگی حق میرے کے پیدا کرتا ہی خدا تعالے اوسی کلمہ سے ایک فرشتہ ایک بازو اوسکا مشرق مین
اور دوسرا مغرب مین اور دونون پاؤن اوسکے ہونگی ساتوین زمین مین جو سب سے نیچے ہی اور گردن اوسکی لگی ہوئی
سقف عرش سے کہتا ہی خدا تعالے جل جلالہ اوس فرشتے سے درود بھیج اوپر بندہ میرے کے جیساکہ درود
ح بھیجا ہی اوسنے میرے پیغمبر پر پس وہ فرشتہ درود بھیجا کرتا ہی اوسپر روز قیامت تک ابو حفص بن عبد المجید
میانشی نے مجالس مکیہ مین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو کوئی حجۃ الاسلام بجا لاوے اور بعد اوسکے غزا کرے چار سو حج کے برابر ہوگا جو لوگ کہ استطاعت حج اور
قوت جہاد کی نرکھتے تھے شکستہ خاطر ہوگئے اللہ تعالی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی کہ جو کوئی آپکے
ح تم پر درود بھیجے ثواب اوسکا چار سو جہاد کے برابر ہوگا اور ہر غزا چار سو حج کی برابر ہوگا کذا فی تاریخ مدینہ سخاوی

روایت کی ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب دو مسلمان عند الملاقات مصافحہ
کریں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں پس دونو ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونے پاتے کہ گناہ اونکے اگلے
پچھلے سب بخشے جاتے ہیں روایت کیا اسکو حافظ ابن علی سکوال اور حافظ ابو نعیم نے حلیہ میں ابو یعلی موصلی نے ح
روایت کی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت بھیجو مجھ پر درود پس بلا شک درود بھیجنا زکوۃ ہے
تمہارے لیے یعنے سبب زیادتی اجر اور افزایش مال اور بخشائش گناہونکا ہے کذا قال الشیخ حضرت ح
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مجھ پر درود بھیجا کرتے ہیں اونکے
واسطے نور ہوگا پل صراط پر اور جو کوئی پل صراط پر نور والونمیں سے ہوگا پس بیشک وہ گروہ دوزخیونمیں نہوگا شیخ محقق ح
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض علمانے حدیثوں سے مستنبط کرکے لکھا ہے کہ درود سبب زیادتی نور کا ہے بندے کے لیے
پل صراط پر اور درود سبب ہے واسطے باقی رکھنے تعریف بندہ کی آسمان و زمین والون میں اللہ تعالے کی نزدیک کیونکہ
درود بھیجنے والا طالب ہے اللہ تعالے سے اسکا کہ اپنے رسول کی تعریف و تعظیم کرے پس جزا بھی جنس عمل سے
ہوتی ہے یعنے جیسا عمل ہے ویسی جزا ملتی ہے لہذا اوس بندہ کی تعریف باقی رہیگی اور اسیطرح درود ہوتا ہے
سبب برکت ذات و عمل و عمر درود خوان کا اور یہی وجہ کاملہ ہے ایصال رحمت الہی کی اور باعث ہے محبت دایمی کا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اور ذریعہ ہے محبت کا رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درود بھیجنے والے کی
اور وسیلہ ہے بندہ کی ہدایت کا موجب ہے حیات و تسکین قلب مردہ کا دستاویز ہے پیش ہونے نام اوسکا
حضوری میں رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سبب ہے ثبوت قدم جمنے کا پل صراط پر اور باوجود ترجانی کا اوسپر سوا اسکے درود
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر بندہ کی طرف سے دعا ہے اور دعا سوال بندہ کا رب اپنے سے دو طرح پر ہوا کرتا ہے
ایک یہ کہ حاجات و مہمات اپنی اللہ تعالی سے مانگے دوسرے یہ کہ ثنا کی اوسکے دوست کی پس بلا شک اللہ تعالے اوسکو
دوست رکھیگا اور نبی رسول اوسکا دوست رکھیگا اسلیے کہ اپنی حاجت نہ مانگی اور اپنی دعا و حاجت کو اللہ تعالے
و رسول کی محبت والی چیز میں صرف کیا اور مقدم رکھا اپنی حوائج پر پس اگر فائدہ کچھ درود کا نہوتا مگر یہی یعنے
محبت اللہ و رسول کی تو یہی کافی تھا انتہی خصائص و فوائد درود کے طب نبوی میں علی سبیل الاجمال
بوضاحت لکھے ہیں کہ بعینہ اونکا نقل کرنا اس مقام پر مناسب ہے جاننا چاہیے کہ فوائد درود کے
بہت ہیں مگر جو احادیث صحیحہ اور روایات معتبرہ سے ثابت ہوا ہے اسجگہ تہوڑا سا بیان کیا جاتا ہے
پہلا عمدہ فائدہ یہ ہے کہ اگر کوئی ایک دفعہ درود حضرت پر بھیجے تو خدا تعالی اور فرشتے اوسپر دس دفعہ

درود بھیجتے ہین اور دس درجے اوسکے بلند ہوتے ہین اور دس نیکیان اوسکے واسطے لکھی جاتی ہین اور
دس بدیان اوسکی محو ہوجاتی ہین اور دعا اوسکی قبول ہوتی ہے اور شفاعت حضرت کی اوسپر واجب
ہوجاتی ہے اور قیامت کو حضرت کے پاس اوسکو جگہہ ملیگی اور جنت مین حضرت کے پاس رہیگا اور سختی
کے وقت قیامت کے روز حضرت اوسکے کام آوینگے اور پڑھنا درود کا دنیا مین سب حاجتونکو روا کرتا ہے
اور اوسکے پڑھنے سے دشمن پر فتح ہوتی ہے اور رضای الہی حاصل ہوتی ہے اور اوسکے پڑھنے سے محبت اللہ
اور رسول کی دلمین پیدا ہوتی ہے اور ملائکہ ہر وقت درود پڑھنے والے پر رحمت بھیجا کرتے ہین اور صفا قلب کی
حاصل ہوتی ہے اور مال و گھر مین برکت ہوتی ہے اور درود پڑھنے والے کی کئی پشت مین برکت کا ظہور
ہوتا ہے اور سکرات موت سے اوسکو نجات ہوتی ہے اور ہول قیامت سے امن مین رہیگا اور اوسکا
"جان کندنی"
پڑھنے والا دنیا مین نجات پاویگا اور اوسکی برکت سے بھولا ہوا خواب یاد آجاتا ہے اور فقر و فاقہ دور
ہوجاتا ہے اور پڑھنے والا اوسکا بخیل نہین کہلاتا ہے اور جس مجلس مین درود پڑھا جاتا ہے تو تمام مجلس کے
لوگون کو رحمت خدا کی ڈھانک لیتی ہے اور اوسکے پڑھنے والے کے واسطے پلصراط پر نور سب سے زیادہ ہوتا ہے
اور اوسکے پڑھنے والے کے پلصراط پر قدم ٹھہر جاوینگے اور طرفۃ العین مین اوسپر سے گذر جاویگا اور حضرت کی مجلس
مقدس مین نام اوسکا لیا جاتا ہے اور اوسکے پڑھنے والے کو حضرت سے محبت ہوجاتی ہے اور اوسسے حضرتکو محبت
ہوجاتی ہے اور اوسکے پڑھنے والے کو حضرت کی زیارت خواب مین میسر ہوتی ہے اور روز قیامت کی مصافحہ بھی
حضرتکا اوسکو نصیب ہوگا اور فرشتے درود کو چاندی اور سونے کے قلم سے دفتر پر لکھتے ہین اور پھر اوسکے
واسطے خدا تعالے سے بہت نیکی چاہتے ہین اور بہت مغفرت طلب کرتے ہین اور حضرت کے پاس اوسکا
درود پہونچاتے ہین اسطرح سے کہ فلان شخص نے آپ کو سلام کہا ہے اور کوئی اگر قبر مبارک پہ جاکر سلام
کرے تو حضرت بھی اوسپر سلام کرتے ہین اور حضرت کا سلام کسی پر اگر ہوجاوے تو لاکہہ کرامات سے
اپنی حقمین بہتر سمجھے اور خاصیت درود کی یہ ہے کہ اوسکے پڑھنے والے کی گناہ تین دن تک نہین لکھتے ہین
اسواسطے کہ شاید توبہ کرے تو گناہ نیست ہوجاوین اور اوسکی برکت سے عرش کے سایہ مین کھڑا
کیا جاویگا اور قیامت کی روز اوسکے پڑھنے والے کی ترازو بھاری ہوجاویگی اور پیاس سے اوسکو
اوسدن امن ہوگا اور حضرت نے بعض بزرگون کا خواب مین منہ چوم لیا ہے یعنے بوسہ لیا بسبب اسکے کہ
وہ لوگ درود بہت پڑھا کرتے تھے اور جسکے کان مین غل و شور رہتا ہو تو اوسکو چاہیے کہ درود پڑھا کرے

انتہی یہ خلاصہ ہی تاریخ مدینہ مسمی جذب القلوب کا اِنِ اشْتَهَيْتَ تَزْيِيْدَهٗ فَلْيَرْجِعْ اِلَيْهِ حدیث مین
آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک آوینگی پاس میرے حوض کوثر پر بہت سی جماعتین
نہ پہچانونگا مین اونکو مگر بسبب کثرت درود کے کہ وہ پڑہا کرتے تہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو کوئی درود بہیجے مجہہ پر دس بار بس گویا آزاد کرتا ہے ایک بردہ اور فرمایا کہ وارد ہونگی مجہہ پر بہت سی قومین کہ
نہ پہچانونگا مین اونکو مگر بسبب کثرت پڑہنے درود کی کہ بہیجا انہون نے مجہہ پر اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ بڑا انجات پانیوالا تم مین کا قیامت کے ہولون اور مواقع مخوفہ قیامت سے بہت بہیجنے والا تمہارا ہوئیگا مجہہ پر
درود کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ درود بہیجنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گناہونکو دور
اور نابود کر دیتا ہی زیادہ ٹہنڈے پانی سے آگ کو یعنے سرد پانی جیسے آگ کو بجہاتا ہی اوس سے زیادہ درود گناہونکو
مٹا دیتا ہی روایت کیا اسکو حافظ ابو نعیم نے حلیہ مین حضرت علی اور ابو القاسم اصبہانی سے اور ابو نعیم نے
حلیہ مین ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ بسبب اختلاط بندہ مومن کے درود سے حرام کریگا
اللہ تعالی جسم بندہ کو آگ دوزخ سے کعب الاحبار سے روایت ہی کہ وحی بہیجی اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو
اے موسی کیا تم چاہتے ہو کہ نہ پہنچاوے تمکو شدت تشنگی کی روز قیامت کو عرض کی ہان حکم ہوا
کہ بہت درود بہیجا کرو اوپر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی اسکو اصبہانی نے اور ابو نعیم نے
حلیہ مین وَهٰكَذَا فِيْ مِصْبَاحِ الظَّلَامِ وَجَذْبِ الْقُلُوْبِ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بہت پڑہا کریگا درود ہوگا سایہ مین عرش کے
وہ روایت کیا اسکو دیلمی نے وَهٰكَذَا فِيْ جَامِعِ الصَّغِيْرِ وَغَيْرِهَا و دلائل الخیرات مین ہی کہ بعض
اور ایسا ہی جامع صغیر مین بہی ہے ۱۲
خبرون مین مذکور ہی کہ بیشک غلام مومن یا کنیز مومنہ جسوقت کہ شروع کرتا ہی درود پڑہنا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر کہولے جاتے ہین واسطے اوسکے دروازے آسمان کے اور سرا پردہ نور کے یہانتک کہ کہلی جاتا ہے
عرش تک سو باقی نہین رہتا کوئی فرشتہ آسمانون مگر درود پڑہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
آمرزش طلب کرتا ہی واسطے اوس غلام یا کنیز کے جو کچہ کہ چاہا خدا تعالی نے امام مستغفری نے اور اوسط
مین طبرانی نے ابو الشیخ سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بہیجتا ہے
مجہہ پر کسی کتاب مین یعنی لکہتا ہے کتاب مین سب ملائکہ درود بہیجتے اور مغفرت مانگتے رہینگے اوسکے لیئے
جب تک کہ نام میرا اوس کتاب مین رہے گا روایت کیا اوسکو حافظ عراقی نے تخریج احادیث احیاء العلوم مین

بموجب اسی حدیث کے علماء رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ جب نام مقدس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھے
تب ضرور ہے کہ لفظ صلے اللہ علیہ وسلم کی لکھے اور اسی وجہ سے جملہ علماء معتمدین اور ائمہ محدثین کا یہی
دستور رہا شیخ جلال الدین سیوطی دیباچہ جمع الجوامع میں لکھتے ہیں کہ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حفص ح
ابن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ابو زرعہ رضی اللہ عنہ کو بعد از موت کی خواب میں دیکھا کہ آسمان دنیا
میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا اور امامت اونہیں کر رہا ہے سبب حصول اس درجۂ عالیہ کا پوچھا
اونسے بیان کیا کہ میں نے دس لاکھ حدیثیں لکھی تھیں جب نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا تب میں
درود لکھتا تہا اللہ نے مجھ کو یہ رتبہ ملا کذا فی جَذْبِ الْقُلُوْب حدیث صحیح میں آیا ہے کہ جسنے پڑہا قرآن ح
اور حمد کی اپنے رب کی پس بیشک طلب کی اوسنے اچھی جگہ اپنی واسطے بہشت میں ترمذی اور حاکم اور امام احمد ح
نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ابی نے فرمایا کہ میں نے عرض کی خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
کہ یا رسول اللہ میں آپ پر درود بہت بھیجا کرتا ہوں پس فرمائیے کہ میں اپنی اوقات مقررہ دعا سے درود کے
واسطے آپ پر کسقدر وقت مقرر کروں فرمایا جسقدر چاہی تو کہا میں نے چوتھائی فرمایا جسقدر چاہی تو اگر
زیادہ کریگا تو وہ بہتر ہوگا تیرے لیے پھر عرض کی آدہا وقت مقرر کروں فرمایا جسقدر چاہی تو پس اگر زیادہ
کرے تو اسپر بھی بہتر ہے واسطے تیرے میں نے عرض کیا دو تہائی فرمایا جسقدر چاہی تو پس اگر زیادہ کرے تو
وہ بہتر ہی تیرے لیے میں نے عرض کیا آپ کی درود کیواسطے سارا وقت اپنی دعا کا میں نے مقرر کیا
فرمایا اب کافی ہی تجھکو اور دیے جاوینگے مقاصد دنیا و آخرت کی تجھکو اور بخشے جاوینگے گناہ تیرے
حضرت شیخ شرح مشکوۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ سبب دیے جانے مقاصد دنیا و آخرت کا یہ ہی کہ جب
بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالی کی پسندیدہ چیزوں میں خرچ کرتا ہے اور اپنی غرض پر اللہ تعالے
کی رضا مقدم رکھتا ہی تو وہ پورا کرتا ہے اوسکی سب مشکل مقصدوں کو مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ
لَہٗ یعنے جو اللہ کا ہو رہتا ہے اوسکو اللہ ہی کافی ہے جب شیخ بزرگوار عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے
اس مسکین عبدالحق کو واسطے زیارت مدینہ طیبہ کے رخصت کیا فرمایا کہ جا تو اور آگاہ ہو کہ نہیں ہے
اس راہ میں کوئی عبادت بعد ادائے فرض کے مانند درود بھیجنے کے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر
چاہیئے کہ تمام اوقات اپنی کو اسمیں صرف کرنا اور کسی چیز میں مشغول ہونا عرض کیا گیا کہ اسکے لیے کچھ عدد
معین ہو جاوے فرمایا بیان معین کرنا عدد کا شرط نہیں بلکہ اتنا پڑہو کہ ساتھ اوسکے رطب اللسان رہو

خ

اور اوسکے رنگ مین رنگین اور اوسمین مستغرق ہو جاوانتہے جذب القلوب مین ہے کہ بعض مشایخ علیہم الرحمہ نے فرمایا ہی کہ جسوقت طالب صادق کو شیخ کامل مکمل مہذب اخلاق و مہدی صوری و معنوی نہ ملے اوسوقت چاہیے کہ درود شریف پر التزام اختیار کرے کیونکہ یہی درود طالب کو منزل مقصود پر پہونچاویگا اور شرب حسن آداب نبویہ اور تہذیب اشرف اخلاق محمدیہ کی کریگا اور وہ درود کمال تک ترقی اور تحمل مہمات کبیر ستعال ہو واصل اور درگاہ الہی و قرب رسالت پناہی سے مشرف کریگا بعض مشایخ قرات قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ و کثرت صلوۃ و سلام کی وصیت کرتے اور فرماتے تھے کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کے ذکر سے ہمنے خداوند تعالے کو پہچانا اور بسبب کثرت درود کے صحبت نبوی سے مشرف ہوئے جیسا کہ شیخ کامل علی متقی نے شیخ احمد بن موسی متشرع صوفی سے حکم کبیر مین نقل کی ہے اور بعض متاخرین مشایخ شاذلیہ قَدَّسَ اللّٰهُ اَسْرَارَهُمْ نے فرمایا ہی کہ طریق سلوک اور تحصیل معرفت قرب الہی کا وقت فقدان جود اولیاء مین شیخ کی یہ ہے کہ شریعت ظاہری پر بعد ذکر و کثرت درود مستدامہ کی مصروف و مشغول ہو کیونکہ کثرت اشتغال صلوۃ سے نور عظیم باطن مین ہوتا ہی اور فیض حضرت رسالت پناہی بواسطے حاصل کرتا ہی اور خلاصہ طریقہ شاذلیہ کا کہ ایک شاخ طریقہ قومیہ قادریہ سے ہی یہ ہے کہ استفاضہ حضرت نبوی سے بواسطہ بوسیلہ التزام متابعت اور دوام حضور کے حاصل کرتے ہین حق اس مسکین مولف عفی عنہ کو حضرت سید الاولیا و زبدۃ الاصفیا قطب الاقطاب محبوب سبحانی حضرت محی الملۃ والدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت و ارشاد ہوا کہ درود پڑہا کرو تا کہ حالت بیہوشی اور غفلت اور سوتے اور جاگتے مین بے اختیار تمہاری زبان و قلب سے نکلے اور تمہاری وضع و حالت شارح و معنی و مضامین درود کی ہو جاوے اور رنگ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً تمہے رنگین کردیوے عرض کیا گیا کہ کس صورت سے یہ کیفیت حاصل ہو ارشاد ہوا کہ ہر لحظہ ذکر الہی اور حبیب اوسکے کا زبان پر جاری رہے اور بجز اس تذکرے کی اور تذکرہ خوش نہ آوے اور نہایت متواضع و رقیق القلب ہو جاوے اور رنج و بلا اور فراخی و راحت مین زبان شکر اوسکے ورد سے تازہ رہے پس اگر اس حالت مین درود پڑہے گے دیوانے پر وہ ہوش مین آجاوے گا اور مریض کو شفا ہو جاویگی اور اولیاء مقبول بارگاہ الہی کی زیارت نصیب ہوگی اور انکو تم پہچانوگے اور وہ تمہارے دیکھنے سے خوش ہونگے اور ہمیشہ مجلس شریف سے مشرف ہوا کروگے اور حشر ہوگا تمہارا اوس مقام پر کہ رشک لیجاوینگے لوگ تمکو دیکھکر بعدہ شکایت کی گئی کہ تجلی قلب تصفیہ باطن اور مشغولی بذکر الٰہی

ہکذا فی نسخۃ ۱۲

ورسول سرمدی نہین ہے ارشاد ہوا کہ کلام کذب و تکسیب مال حرام سے بچنا اور درود کو پڑہنا اسطرح کہ گر نہ ہو
کہ جیسے طوطا پڑہتا ہی یعنی بلا مشغولی و حضوری قلب کے پس ہوجاوگے بعد اوسکے طوطی محفل آپکے
انتہی جذب القلوب مین آیا ہی کہ نکتہ اسمین کہ درود سب اوراد و اذکار سے افضل ہے یہ ہی کہ خوبی ہر ذکر کی یہ ہے
کہ عبادت الٰہی ہے اور افضل عبادات سے اقرار بایمان ہے اور درود وہ مضمون ہو کہ ایمان پر مشتمل ہے کیونکہ
ایمان مراد ہی اقرار الوہیت الٰہی و نبوت رسالت پناہی سے اور درود مین درخواست ہوتی ہی خدا تعالےٰ
سے نزول رحمت خاصہ کاملہ کی جناب صلی اللہ علیہ وسلم پر پس اسمین اقرار الوہیت و نبوت کا مشتمل ہوا.
اور ساتھہ اوسکے تضرع و اظہار حاجت ہی جناب الٰہی مین اور ظہور محبت کا ہے ساتھہ جناب صلی اللہ علیہ وسلم کے
اب انصاف کرو کہ اور کون ذکر اور وظیفہ ایسا ہے کہ سب باتون مین محتوی ہو **حکایت**
شیخ احمد بن ابی بکر بن رواد صوفی محدث نے اپنی کتاب مین شیخ مجد الدین فیروزآبادی سے لکھا ہی
کہ ابوالفضل نے کہا کہ ایکروز شبلی علیہ الرحمہ پاس ابوبکر مجاہد کے آئے مجاہد دیکھکر تعظیماً اوٹھہ کہڑے ہوے
اور معانقہ کیا اور اونکی آنکھون اور پیشانی کو بوسہ دیا مین نے یہ حال دیکھکر کہا یا سیدی اسطرح کی تکریم
شبلی کی آپ کرتے ہین حالانکہ آپ اور جملہ اہل بغداد انکو مجنون بتلاتے ہین مجاہد نے جواب دیا کہ مین نے یہ فعل
تعظیم کا خود نہین کیا بلکہ مین نے جو کچھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین کرتے دیکھا وہی کیا کہ شبلی
خدمت مین جناب رسالت پناہ کے جسوقت آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھہ کہڑے ہوے اور اونکو کنار مین لیا
اور دونو آنکھون مین بوسہ دیا تب مین نے کہا یا رسول اللہ اسطرح پر آپ شبلی کے ساتھہ تکریم کرتے ہین فرمایا
ہان شبلی بعد نماز کے یہ آیت پڑہا کرتا ہی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم
بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ اور بعد اسکے درود مجھہ پر بھیجا کرتا ہے **حکایت** مطالع المسرات شرح
دلائل الخیرات مین ہے کہ عبداللہ بن عمر قواریری نے فرمایا کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تہا مین نے اوسی خواب مین
بعد مدت کے دیکھا تو پوچھا کہ خدا تعالےٰ نے تیرے ساتھہ کیا کیا کہا کہ مجھی بخش دیا مین نے پوچھا کس سبب سے کہا میری
عادت تہی کہ جب نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مین کتاب مین لکھتا تب صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا اور زبان سے
بھی کہتا سو خدا تعالےٰ نے مجھی ایسا رتبہ عطا کیا کہ جسکو نہ کسی آنکہہ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسیکو
دلمین کبھی گزرا ہو **حکایت** شیخ ابن حجر مکی اور حضرت شیخ نے سخاوی اور بہی دیگر محدثین رحمہم اللہ نے
لکھا ہے کہ مجھی بن سعد بن منظرت نے مقرر کیا تہا کہ ہمیشہ انکو سوتے وقت بعد وظیفہ درود پڑہا کرتا تہا ایکرات خواب مین دیکھا

له حضرت حسن بصری وغیرہ دیگر علما سے منقول ہے کہ جو شخص اس طرح سے کہ ساتھ اللّٰھم کے کرے گویا جملہ اسماے ... لیا لہذا لفظ اللھم صل ... بجز تکریم ذکر الٰہی کے درود خوان ہو جاتا ہے ...

له یہ آیت ... سورہ توبہ مین ہی تحقیق کہ آیا ہی تم کو رسول تمہاری مین کا بھاری ہی اوس پر جو تم تکلیف پاؤ ... رکھتا ہے ... شفقت رکھتا ... مسیح القرآن

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس تشریف لائی اور تمام گھر اوسکا روشن ہو گیا اور آپ نے فرمایا اوس منہ کو لا جس سے تو درود پڑہا کرتا تہا کہ مین بوسہ دون اوس شخص نے شرم کی اور رخسارہ اپنا سامنے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے رخسارے پر بوسہ دیا بعد اوسکے وہ بیدار ہوا سارے گھر مین خوشبو مشک کی بہری ہوئی تہی اور ایک ہفتہ تک اوسکے رخسارہ مین مشک کی خوشبو باقی رہی **حکایت** شیخ ابن حجر علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ ایک صالح کو خواب مین دیکہا اور اوس سے حال اوسکا پوچہا اوسنے کہا کہ خدا تعالی نے مجہ پر رحم کیا اور بخش دیا اور جنت مین داخل کیا پوچہا کس سبب سے اوسنے کہا کہ فرشتون نے میرے گناہ اور میرے درود پڑہنے کو شمار کیا پس شمار درود کے زیادہ ہو گئے گناہون سے خدا تعالی نے فرمایا اتنا بس ہے اسکا حساب مت کرو. اور بہشت مین لیجاو **حکایت** راقم الحروف کے ایک دوست دیندار متقی بہت درود پڑہا کرتے تہے بعد وفات خواب مین دیکہا کہ چہرہ نہایت روشن اور ایام حیات سے زیادہ حسین و جمیل تہے اگرچہ مجہکو کمال مسرت ہوئی مگر حسرت بہی آئی کہ کاش میری بہی یہی کیفیت ہو ایکدن خواب مین مکرر دیکہا اور سبب پوچہا کہنے لگے کہ مین ہمیشہ وہ درود پڑہا کرتا تہا جو تمنے مجہی تبلایا تہا اور تم پڑہا کرتے ہو مینے کہا وہ کونسا درود ہے تب جواب دیا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا **حکایت** ایک حافظ صاحب راقم کے مخلص خاص اور معتمد القول متقی مجہہ سے روایت کرتے تہے کہ ایک سپاہی دیندار متدین کسی اتفاق سے ایک ویرانہ آبادی سے دور مقیم و شب باش رہا کرتی تہے اتفاقا مین ایکروز بسبیل مسافرانہ اوسطرف کو آخر شب مین گذرا دیکہا کہ اوسکے جہونپڑے سے اور تا آسمان ایک ستارہ روشن اور آفتاب سا منور ہے اور نہایت خوشبودار ہے مجہکو کمال تعجب ہوا بعدہ مین آہستہ آہستہ جہونپڑے کے پاس گیا اور کان لگا کر سننے لگا تو آواز آتی تہی کہ کوئی درود ہمیشہ پڑہ رہا ہے مجہکو ایسی لذت و حظ اوس وقت حاصل ہوا کہ ابہی تک وہ کیفیت نہین بہولتا ہون

تذکرہ پانچوان فضیلت پڑہنے درود مین روز جمعے و دو شنبے و پنجشنبے کو

ترغیب الصلوۃ و جاذب القلوب مین ہے کہ فضیلت اور استحباب درود کی شامل کل احوال اور جمیع اوقات کی ہے لیکن شب جمعہ اور روز جمعہ مین افضل اور جب ہے بسبب بزرگی اوس رات اور دن کے اور وارد ہوئے فضیلت پڑہنے درود کے ان دو وقتون مین امام احمد سے منقول ہے کہ شب جمعہ افضل ہے شب قدر سے کیونکہ نطفۂ طاہرہ کہ اصل کل خیرات اور مادہ جمیع برکات کا ہے بطن بی بی آمنہ مین قرار پایا ہے اسی شب مین حدیث صحیح مین ہے

کہ افضل روزون مین روز جمعہ ہے روز جمعہ کو آدم پیدا ہوئے اور اوسی روز دنیا سی تشریف لیگئے اور اوسی روز نفخ صور
اور صعقہ ہوگا پس کثرت سی درود بہیجو تم مجہہ پر کیونکہ درود تمہارے پیش کیے جاتی مین مجہہ پر پس مین بہی دعاے خیر کرتا ہون
تمپر اور آمرزش گناہون تمہارے کی چاہتا ہون رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالْاِمَامُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَصَحَّحَہُ النَّوَوِیُّ
اور ایک روایت مین ہے کہ روز جمعہ ایسا دن ہے کہ فرشتے مقربان بارگاہ حضرت کے اوسمین حاضر ہوتے ہین اور درود درود خوان کا
سنتے ہین اور مجہکو پہونچاتے ہین حدیث مین آیا ہے کہ جو درود روز جمعہ کو بہیجتے ہو تم عرش کے نیچے نہین ٹہرتا ہے اور ساتہ
کسی فرشتہ کے نہین بہیجتا ہے مگر کہتا ہے خاصہ ملائکہ کو صَلُّوْا عَلٰی قَائِلِہَا یعنے درود بہیجو تم اوس صیغہ کے پڑہنے والے پر
بیہقی نے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم دیا بہت درود بہیجنے کا شب جمعہ کو و روز جمعہ کو ابو داؤد
اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بہیجو مجہہ پر درود دن جمعہ کے
پس تحقیق درود تمہارا پیش کیا جاتا ہے مجہہ پر حاکم سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین درود بہیجتا ہے مجہہ پر کوئی روز جمعہ کے مگر پیش کیا جاتا ہے مجہہ پر درود اوسکا شفا مین ابن شہاب سے
مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت درود بہیجو مجہہ پر روز روشن اور رات روشن مین
یعنے شب جمعہ و روز جمعہ مین ہٰکَذَا فِی التَّرْغِیْبِ وَجَذْبِ الْقُلُوْبِ بعض علما نے فرمایا ہے کہ خصوصیات شب جمعہ سے
یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس خود جواب صلوٰۃ و سلام کا اس شب مین دیتے ہین اَللّٰہُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّلَحْظَۃٍ مفاخر الاسلام مین حدیث صحیح سے ہے کہ جو کوئی
درود بہیجے ہر ایک شب جمعہ کو سو بار اللہ تعالی اوسکی ستر حاجتین امور دنیا سے اور تیس حاجتین حاجات آخرت سے
پوری کریگا حدیث صحیح مین ہے جو کوئی روز جمعہ کو ہزار بار درود بہیجے جب تک وہ جگہہ اپنی بہشت مین نہ دیکہہ لیگا
ہرگز دنیا سے نجاویگا وہ درود یہ ہے اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ حضرت شیخ نے فرمایا کہ جیسے
کثرت درود کی سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر روز و شب جمعہ مین فضیلت رکہتی ہے اسی طرح
شب و روز دوشنبہ مین ہے کیونکہ دوشنبہ ایام فاضلہ سے ہے کہ اوسمین اعمال حسنات بندون کے درگاہ عزت مین
پیش ہوتے ہین اور تاکید روزہ رکہنے کی یوم دوشنبہ کو حدیث شریف مین بہت وارد ہوئی ہے اور یہی
روز تولد شریف اور روز ہجرت اور روز رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور روز نزول وحی کا ہے اسکا
بیان مولف نے اپنے رسالہ فیض احمد و مفتاح الصیام مین بشرح و بسط کیا ہے طالب [illegible] حاجت
[illegible] جذب القلوب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ فضیلت پڑہنے درود کی روز دوشنبہ مین بہی

حدیث وارد ہوئی ہو بغاعز الاسلام مین ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو کوئی مجھ پر درود بھیجے روز پنجشنبہ کو سو بار وہ محتاج نہوگا کبھی

تذکرہ چھٹوان اس باب مین کہ آیا جواب سلام کا بارگاہ رسالت پناہ سے آتا ہے یا نہین

ابو داؤد اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو کوئی شخص کہ سلام بھیجتا ہے مجھ پر پس پھیجتا ہے اللہ تعالی مجھ پر روح میری یہانتک کہ جواب دیتا ہون مین
اوسکو سلام کا شیخ محقق و فخر الدین رحمہما اللہ لکھتے ہین کہ جو عقیدہ اہل سنت کا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم برزخ مین زندہ ہین اوسمین اس حدیث سے شبہہ واقع ہوتا ہے کیونکہ مضمون اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہے کہ زندہ نہین ہین بلکہ وقت سلام کے روح آجاتی ہے جواب اسکا یہ ہے کہ روح پھیر آنے سے مراد
یہ ہے کہ مشاہدہ باری تعالی مین جو روح مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مستغرق ہے اوس سے
افاقہ دیکر اودھر متوجہ کرتے ہین تاکہ جواب سلام کا دین پس یہ مراد نہین ہے کہ بدن سے روح مبارک
جدا ہے اور اوسوقت آجاتی ہے انتہی اب کلام رہا اسمین کہ یہ فضیلت خاص زائران روضہ مبارک
کے لیے ہے یا عام سب لوگون کو جو دور ہون روضہ مبارک سے ظاہر یہ ہے کہ عام ہے مگر سلام زائرونکا
بیواسطہ ملائکہ سنتے ہین اور غیرونکا بواسطہ ملائکہ کے کذا قال الشیخ وملا علی القاری بیہقی نے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے مجھ پر
پاس قبر میری کے سنتا ہون اوسکو اور جو درود بھیجے مجھ پر دور سے پہونچایا جاتا ہے وہ مجھکو یعنی
پاس والون کا درود خود سنتا ہون بلا واسطہ اور دور والون کا درود ملائکہ سنا کے پہونچاتے ہین
اور جواب سلام کا ہر حال دیتا ہون اس سے معلوم کرنا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے والے کو
خصوصا بہت بھیجنے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے اگر تمام عمر کے سلامون کا ایک جواب آوے
زہے سعادت اور خوشی فرخندہ بخت چہ جا کہ ہر سلام کا جواب آوے شعر ہر سلام مکن رنجہ لعل المہرا
کہ صد سلام مرا بس یکی جواب از تو کذا قال الشیخ شعر بس بود جاہ و احترام مرا یک علیک
از تو صد سلام مرا و ذکر ہونا ہمارا مجلس اقدس مین ہمارے واسطے معراج عالی ہے نسائی و دارمی
و ابن حبان و حاکم نے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی کے کچھ فرشتے سیر کرنے والے پھرنے والے ہین زمین مین کہ

پہونچاتی ہین مجھکو میری امت کی طرف سے سلام شیخ و ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ دور ہونے کا خیال کر کر
اور توجہ و حضور دل سے غافل نہون کیونکہ جہان سے مجھ پر درود و سلام بھیجنے ہین مجھ کو پہونچتا ہے
اور ایک روایت مین آیا ہے کہ فرشتے نام لیتے ہین اوسکا مثلاً کہتے ہین یا رسول اللہ بیچارہ مسکین ح
منظور احمد بن قلندر علی یقرئک السلام یعنے خدمت بابرکت مین وہ سلام عرض کرتا ہے شعر
جان مید ہم در آرزوے قاصد آخر باز گو × در مجلس آن نازنین حرفیکہ از ما میرود شعر لک البشارۃ
فاخلع ما علیک لقد × ذکرت ثم علی ما فیک من عوج × نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ح
روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درود بھیجو تم مجھ پر پس تحقیق درود تمہارا پہونچتا ہے
مجھکو جہان رہو تم یعنے بعض مشتاقین اگر بسبب ضرورت کے دور رہین لیکن چاہیے کہ توجہ اور حضور قلب سے
غافل نہون ع قرب جانی چو بود بعد مکانی سہل است × ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالے ح
کے فرشتے ہین سیر کرنیوالے جب گذرتے ہین وہ فرشتے حلقہ ذاکرون پر آپسمین ایک دوسرے کو کہتا ہے بیٹھ جاؤ
پس جب لوگ دعا کرتے ہین وہ فرشتے آمین کہتے ہین پس جب یہ درود پڑھتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
وہ بھی درود بھیجتے ہین اونکے ساتھ یہان تک کہ فراغت پاتے ہین پھر کہتا ہے بعض اونکا بعضے کو
خوشوقتی ہو اونکو کہ پھرتے ہین اوس حالت مین کہ بخشے گئے ہین

تذکرہ ساتوان بیان مین اسکے کہ تارک درود کا مورد عذاب الٰہی ہوتا ہے

ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ و حاکم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ ح
علیہ وسلم نے سخت بخیل وہ ہے کہ جسکے پاس میرا ذکر ہو یعنی نام میرا لیا گیا اور وہ درود نہ بھیجے مجھ پر ابن حبان ح
و طبرانی و بزاز و ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو
ناک اوسکی کہ ذکر ہوا میرا اوسکے پاس اور اوسنے نہ بھیجا درود مجھ پر شیخ نے فرمایا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ ہر بار جب نام مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کا مجلس مین لیا جاوے درود بھیجنا واجب ہوتا ہے کیونکہ تارک پر وعید
آیا ہے انتہے شیخ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہین کہ ایک شخص لفظ وسلم کا نہین لکھا کرتا تھا آپ کی نام پر حضرت
صلی اللہ علیہ پر اکتفا کرتا تھا آپ نے اوسکے خواب مین فرمایا کہ تو کیون اپنے تئین چالیس نیکیون سے محروم رکھتا ہے
یعنے وسلم کے چار حرف ہین اور ہر حرف ایک نیکی اور ہر نیکی دس گونہ ثواب ہین لہذا وسلم کی چالیس
نیکیان ہوتی ہین طبرانی نے اوسط مین اور نسائی اور ابو یعلی اور ابن سنی نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے

علیہ وسلم نے جسکی پاس میرا ذکر ہو پس چاہیے کہ درود بھیجے مجھ پر ابو یعلی نے روایت کی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کثرت کرو مجھ پر درود بھیجنے کی بیشک وہ پاکیزگی ہے تمہارے واسطے یعنی بسبب اشتغال درود کے گناہوں سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ ابن حبان اور امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور حاکم سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ ایسی کسی مجلس میں بیٹھیں کہ جسمیں ذکر ہوا ہو اللہ تعالے کا اور نہ درود بھیجا گیا ہو اوس جلسہ میں اپنے پیغمبر پر پس ہوگی وہ مجلس اونکو وجہ حسرت کی قیامت کے دن جب ثواب ذکر درود کا دیکھینگے اگرچہ بہشت میں داخل ہوویں حافظ ابو نعیم نے حلیہ میں اور ابن ماجہ نے بسند حسن روایت کی ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بھول گیا مجھ پر درود بھیجنا پس بیشک بھٹک گیا راہ جنت سے دلائل الخیرات میں ہے کہ مراد بھول جانی سے ترک کر دینا درود کا ہے پس تارک درود کا خطا کرتا ہے راہ بہشت کی اور درود بھیجنے والا بہشت کو پہنچتا ہے

تذکرہ آٹھواں قبولیت دعا میں بذریعہ درود شریف کے

حافظ ابو عیسی ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے فضالہ بن عبید سے روایت کی ہے کہ کہا فضالہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک روز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ ایک شخص آیا اور نماز پڑھی پھر کہا بعد نماز کے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کی تو نے ای نمازی اسلیئے کہ ترک کیا تو نے ترکیب دعا کو پس جان تو کہ جسوقت نماز پڑھے تو تب بیٹھ بعد فراغ از نماز دعا کے لیئے پھر تعریف کر اللہ کی ساتھ اوس خطاب کے کہ وہ لائق ہے اوسکے اور درود بھیج پھر مانگ اللہ تعالے سے جو چاہتا ہے کہا راوی نے پھر نماز پڑھی اور ایک شخص نے بعد اوسکے پھر تعریف کی اللہ تعالے کی اور درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ای نمازی دعا کر قبول کیجاویگی ترمذی نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ کہا ابن مسعود نے میں نماز پڑھتا تھا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ساتھ اونکے حاضر تھے پس جسوقت میں بیٹھا بعد ادائے نماز کے شروع کی میں نے تعریف اللہ کی پھر درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کی میں نے واسطے اپنے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگ دیا جاویگا ترمذی میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہی کہ فرمایا تحقیق دعا رکی اور ٹھہری رہتی ہے آسمان و زمین کے درمیان نہیں چڑھتی ہے اوس میں سے کچھ یہانتک کہ درود بھیجے تو اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے قبولیت دعا کی

درود بھیجنے پر موقوف ہی اور درود خود مقبول ہے بطفیل و توسل اوسکے دعا بھی مقبول ہوتی ہے شعر
عمر مسکین ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد ۔ دست در پای کبوتر زد و ناگاہ رسید طیبی نے کہا کہ احتمال ہے
کہ یہ کلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہو پس حدیث موقوف ہوگی یا یہ کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اور
صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے لیکن محققین محدثین نے کہا ہے کہ مثل اسکے راوی اپنی طرف سے نہیں کہہ سکتا
پس یہ مرفوع حکما ہوگی اور یہی یہ حدیث مرفوع روایت کی گئی کذا قال الشیخ وملا علی القاری حصن حصین
میں کہا جزری نے فرمایا ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب مانگے تو کوئی حاجت اللہ تعالی سے
پس شروع کرے اوسکو ساتھ درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کرے جو کچھ چاہے پھر بعد دعا کے
درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکہ تحقیق اللہ پاک ساتھ کرم اپنے کے قبول کرتا ہے دونوں درودوں
اول و آخر کو اور وہ بزرگتر ہے اس سے کہ چھوڑ دیوے اوس چیز کو کہ درمیان اون دونوں کے ہی یعنے
اوسکے کرم سے بعید ہے کہ اون کی درمیان ہیں کی دعا قبول نکرے امام احمد نے روایت کی ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ کو سوار کے پیالے کے مانند نکرو کہ پیالہ بھر کے رکھ لیتا ہے
اور اسباب اوٹھا لیتا ہے پھر اگر اوسکو حاجت ہوتی ہے تو وضو کر لیتا ہے نہیں تو پانی گرا دیتا ہے
لیکن مجھکو کرو اول دعا میں اور اوسط دعا میں اور آخر دعا میں یعنے مجھ پر درود بھیجو اول و اوسط و آخر
دعا میں جزری نے ابو داود و ترمذی و نسائی و حاکم اور ابن حبان نے روایت کی کہ آداب قبولیت دعا کے
یہ ہے کہ درود بھیجا جاوے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اول و آخر دعا کے

تذکرہ نواں محفوظ رہنے میں شر دشمنوں اور آفات سے اور دفع بلا و فقر و محتاجی و برآمد حاجات میں بذریعہ درود شریف کے

امام اجل محدث اکمل زبدۃ الاولیا محمد جزری علیہ الرحمہ نے مفتاح منفیہ حصن حصین میں لکھا ہے کہ فوائد
درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیشمار ہیں اور ثمرات اوسکے عجیب دنیا و آخرت میں خصوصا
تنگیوں اور مہمات اور فکروں اور قضائے حاجات میں اور میں نے بارہا تجربہ کیا ہے پس اکثر خوفوں
و ہلاکتوں کی جگہ سے میں نے نجات پائی تاثیر پڑھنے درود سے کہتا ہے مسکین سو لطف اللہ
فی غربتہ واخذ بیدہ فی شدتہ اور تجربہ ابتلا کیفیت و فیضان الٰہی کا بیان کرتا ہے کہ جس طرح
صاحب حصن حصین علیہ الرحمہ نے فوائد درود کو اپنے تجربہ سے لکھا ہے میں نے اسکو بھی ایسے ہی یقین

20106

کہ ہلاک ہو چکا تھا اور امید حیات سی منقطع ہو چکی تھی اور دشمن نے حربات قتل متواتر مجھہ پر چلائے
اور بلائے جانگزا مین حوالہ کر دیا اور ہجوم اعدا خواہان جان کا ہوا اور مہمات مشکلہ و توقع مین آئین
کہ اپنے عزیزون اور دوستون کو اوس سے رہائی و آسانی اور اندفاع و محفوظ رہنے اور جان بر ہونیکی
توقع نہ تہی جیسا کہ ہمعصر عاجز کے جانتے ہین پس مجکو ہلاکت و خوف و بلا سے نجات دی گئی
بسبب برکت و خدمت درود شریف کے الحمد للہ علی احسانہ **حکایت** شیخ مجدالدین شیرازی
صاحب قاموس نے اپنی جامع مین اور امام محمد غزالی نے احیاء العلوم مین اور مولانا جمال الدین نے روضۃ الاحباب
مین کسی بزرگ سے اور فجر منیر مین تاج الدین فاکہانی شیخ صالح موسیٰ ضریر نے روایت کی ہے کہ فرمایا شیخ
صالح نے کہ ہم مع ایک جماعت کی دریائے شور مین جہاز پر سوار تہے پس چلی ہوا تیز کہ جسکو قلابہ کہتے
ہین اور جس سے جہاز تباہ و ڈوب جاتے ہین ایسی کہ گہیر لیا اوس جہاز کو ہر طرف سے اور موج ماری
دریا نے اور طوفان آیا پس بیقرار ہوئے اہل جہاز اور مرنے اور ڈوبنے کا یقین ہو گیا اوسی حالت مین مجھہ پر
نیند نے غلبہ کیا اور سو گیا و دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سکہاتے ہین مجکو یہ درود واسطے دفع
فتنہ اور حصول نجات کے اور فرماتے ہین کہ سکہا اپنے دوستون کو اور کہہ دے کہ ہزار بار پڑہین اسکو
آخر تک پس مین جاگ پڑا اور جہاز والون کو یہ درود سکہایا پہر ہم اور وے پڑہنے لگے قریب تین سو کے
پڑہ چکے تہے کہ خدا تعالےٰ نے وہ بلا دفع کی اور نجات پائی اور موجین ٹہہر گئین اور ہوا بند ہو گئی اور وہ
درود یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ
وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا
بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ
الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ بعد کلمہ مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ کے الفاظ
کبہی زیادہ پڑہے جاتے ہین وَتَغْفِرُ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الزَّلَّاتِ وَتُكَفِّرُ عَنَّا جَمِيْعَ الْخَطِيْئَاتِ اور یہ بہی
فرمایا کہ درود متکفل جمیع مہمات اور مقاصد دنیا و آخرت اور وظیفہ قضا حاجات و مہمات کا تب الحروف ہے انتہے
اہل تکسیر و تجربہ فرماتے ہین کہ جو کوئی کسی غرض و حاجت و مہم مشکل پر اس درود کو پڑہے بیشک مراد اوسکی
بر آویگی اور مشکل آسان اور غم دور ہو جاویگا اور عدد کمتر اسکے پڑہنے کے تین سو بار مین مجرب ہے وھٰذا
قال الشیخ اور اس درود کا بعد نماز فجر کے پڑہنا اکثر کتب مشائخ مین آیا ہے کذا فی جذب القلوب

ح حاکم نے ابن سنی سے روایت کی ہو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی غم یا سختی لاینحل یا بلا کہ ناگہانی
مین مبتلا ہو جاوے چاہیے اوسکو کہ جب اذان سنے تب جواب اذان کا موذن کو مثل موذن کے دیوے
اور بعد تمام ہونے اذان کے درود شریف اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الصَّادِقَةِ الْمُسْتَجَابِ
لَهَا دَعْوَةِ الْحَقِّ وَكَلِمَةِ التَّقْوٰى اَحْيِنَا عَلَيْهَا وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا اَحْيَاءً وَاَمْوَاتًا
بعد اوسکے خدا تعالیٰ سے حاجت اپنی طلب کرے کہتا ہے مولف مسکین اَحْسَنَ اللّٰهُ عَوَاقِبَهُ کہ جب
مین بلائے ناگہانی و ہلاکت مین مبتلا ہو گیا اور ایسے مقام کا پابند ہوا کہ امید عافیت کی اوس سے
نہ تھی سامان منقلب ہر لمحہ نمودار تھے دوسری شب شہر صیام عَظَّمَهُ اللّٰهُ بَيْنَ الشُّهُوْرِ وَالْاَعْوَامِ
کو بکمال قوت قلبی واضطراب اور جوشش و حزن دل نے طغیانی کی اور بہ شدت بیہوشی کہ خودی و ہوش سے
جاتا رہا اور اوسی عالم خجستہ مین ارشاد ہوا کہ قرآن مجید بتلاوت سہ روزہ باین وضع بحالت صوم ختم کرو
عرض کیا گیا ماجرا اپنی بیچارگی و درماندگی و غربت کا فرمایا وہ درود کہ جسکو تم نماز مین پڑھتے ہو اور درود صبح
الصلوۃ سے بلا تعیین عدد ہر دم و ہر لحظہ پڑھو اور بالمواجہ خصم منصوبہ جا بجا ذکر خفی زبان پر اور
قلب مین جاری رکھو اور زبان کو شکر ایزد تعالیٰ شانہ سے شیرین الحمد للہ کہ بہ برکت اوس صاحب ارشاد
عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالصَّلٰوةُ وَالثَّنَاءُ وَالسَّلَامُ کے علی الصباح اوس بلا کی پابندی و نحوست سے
نجات پائی اور برکت و اثر تلاوت حضرت قرآن مجید و خدمت درود سعید اوس بلا و ہلاکت سے
بلا ذرائع و وسائل ظاہریہ بطرح مخلصی و نجات حاصل ہوئی کہ زبان مین شکر ادا کیا نہین جا سکتا و الحمد للہ علیٰ کل حال

عالم رؤیا مین مصنف بخدمت شیخ عبد الحق ... رحمۃ اللہ علیہ

تذکرہ دسوان برآمد حاجات مشکلہ و مطالب لاینحل مین بذریعہ درود شریف کے

ح شیخ علی محدث محقق دہلوی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ روایت کی حافظ اسمعیل نے کتاب ترغیب مین
ساتھ سند جید و صحیح کے جو پہونچی عبد اللہ بن عمرو بن العاص تک کہ کہا اونہون نے کہ جسکو ہووے
حاجت طرف اللہ تعالیٰ کے پس چاہیے کہ روزہ رکھے بدھ اور جمعرات اور جمعہ کو اور غسل اور وضو کرے
اور اول وقت جمعہ کی نماز کے واسطے جاوے پس خیرات کرے کچھ جب نماز پڑھ چکے تب پڑھے
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
الَّذِيْ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ الَّذِيْ مَلَاَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الَّذِيْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ

وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْيَتِهٖ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِيْ وَهِيَ كَذَا وَكَذَا اس جگہ حاجت اپنی بیان کرے پس بیشک قبول کیجاویگی دعا اوسکی انشاء اللہ تعالیٰ اور کہتے تھے عبداللہ رضی اللہ عنہ کہ یہ دعا نادانون کو نہ سکھلانا اسلیے کہ دعا کرینگے ساتھہ اوسکے گناہ اور قطع رحم پر دلائل الخیرات میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسی شخص کی حاجت وغرض کا روا ہونا مشکل ہو اور سخت مشکل اوسپر پڑے پس چاہیے کہ کثرت کرے درود بھیجنے کی اوپر میرے اور تو بیشک وہ درود دور کردیتا ہے رنج وغم اور سختیونکو اور زیادہ کرتا ہے روزی اور پوری کرتا ہے مرادونکو مشکوٰۃ اور حصن حصین میں ترمذی اور حاکم سے آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو حاجت ہو اللہ تعالیٰ سے یا کسی بنی آدم سے پس چاہیے کہ وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر پڑھے دو رکعت نماز کی پھر تعریف کرے خدا کی اور درود بھیجے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اور پڑھے یہ دعا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ جذب القلوب میں ہے کہ جو کوئی شب دوشنبہ کو چار رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں بعد از سورہ فاتحہ سورہ اخلاص دس بار اور رکعت ثانیہ میں بیس بار اور رکعت ثالثہ میں تیس بار اور رکعت رابعہ میں چالیس بار اور پھر بعد سلام کے پچہتر بار پڑھے اور استغفار کرے اپنے لیے اور اپنے والدین کے لیے پچہتر بار اور درود بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پچہتر بار بعدہ جو مراد اللہ تعالیٰ سے چاہے بیشک پوری ہوگی

تذکرہ گیارہوان دفع محتاجی وقرضداری وافزایش مال مین بذریعہ درود شریف کے

مولانا شیخ عبدالحق محدث علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ بسبب پڑھنے درود شریف کے محتاجی اور زنہار بری دفع ہوتی ہے اور مستغنی ہو جاتا ہے لوگون سے مفاخر الاسلام مین ہے کہ حدیث مین آیا ہے جو کوئی درود شریف روز پنجشنبہ کو سو بار وہ کبھی محتاج نہوگا حصن حصین مین ابو یعلی موصلی سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب چاہے کوئی بڑھنا مال ودولت کا تو کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہا اونہون نے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تھے ناگاہ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ کونسا عمل طرف اللہ تعالیٰ کی بہت نزدیک ہے فرمایا سچی بات اور ادا امانت عرض کیا اور کچھ بتلایئے فرمایا

نماز رات کی اور روزہ گرمی کا عرض کیا یا رسول اللہ کچھ اور زیادہ فرمائیے فرمایا کثرت ذکر کی اور درود
پڑھنا کہ وہ محتاجی کو دور کرتا ہے **حکایت** جذب القلوب مین ہے کہ ایک مرد صالح پر تین ہزار درم
قرض تھی قرضخواہ نے حاکم پاس جاکر نالش کی قاضی نے ایک مہینے کی مہلت اوس قرضدار کو دی کہ اسعرصہ مین
روپیہ تو ادا کر دے وہ بیچارہ قاضی کے پاس اوٹھ کر مسجد مین گیا اور التجا جناب قاضی الحاجات سے کی
اور درود پڑھنا شروع کیا ستائیسوین روز شب کو خواب مین دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرض تیرا
ادا کرتا ہے تو علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جا اور اوس سے کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ تین ہزار
دینار میرے قرض مین تو دیدے وہ مرد صالح جب خواب سے جگا اپنے تئین خوشحال و بشاش پایا اور اسنے اپنے
اپنے دل مین کہا کہ دلیل تصدیق اس واقعے کی کیا ہے کہ یہ ثبوت اوسکے خواہان درم کا ہون اوس روز وزیر کے
پاس نہین گیا شب ثانی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب نجانے کا پوچھا عرض کیا یا رسول اللہ
دلیل تصدیق اس واقعے کی مین چاہتا ہون جناب رسالتمآب نے یہ سنکر میری تعریف کی اور فرمایا کہ صلاح
یہی ہے کہ تم جاکر وزیر سے کہو کہ جو تم ہر روز بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک قبل اسکے کہ کسی سے گفتگو کرو پانچہزار بار
درود پڑھا کرتے ہو اور راز تمہارا سوائے خدا تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے کوئی نہین جانتا ہے مقبول ہوا
وہ شخص وزیر کے پاس گیا اور قصہ خواب کا بیان کیا وزیر سنکر بہت خوش ہوا اور بولا مرحبا برسول اللہ صلی اللہ
بعدہ تین ہزار دینار دیے کہ اس سے قرض ادا کرو اور تین ہزار دینار اور دیے کہ اس سے اپنے اہل و عیال کا خرچ کرو
اور تین ہزار دینار اور دیے کہ اس سے سرمایہ تجارت اپنی کا کر اور یہ کہا کہ اب مجھ سے تم سے رابطہ محبت کا مستحکم
ہوا جو ضرورت پڑے مجھ سے بیان کرنا وہ شخص وے دینار لیکر قاضی کے پاس گیا اور قرضخواہ کو وہ دینار دیے
اور حال خواب کا بیان کیا قاضی نے کہا کہ ہم یہ دینار بعوض قرض تمہارے لیے ادا کرینگے للہ و لرسولہ اور
قاضی نے وہ دینار اپنے پاس سے قرضخواہ کو دیے قرضخواہ نے کہا کہ مین ہرگز دینار نہین لونگا مین نے
قرض اپنا معاف کیا اور رضامندی رسول مختار کی حاصل کرونگا **حکایت** مولف مسکین رزقہ اللہ
رزقاً وافیاً تحریر اپنا لکھتا ہے کہ ایک مخلص نے مجھ سے شکایت قرضداری کی کی اور گلہ آمدنی کم اور خرچ زیادہ
کا کہ اس سے قرض روز بروز ترقی پر تھا کیا عاجز نے برکت درود کی خیال کر کے اوسکو بتلا دیا کہ مابین
عشاء و وتر تین سو ساٹھ بار درود پڑھا کرو بعد اوسکے سجدہ مین جا کر اپنی حاجت و عرض کرو ادا ہوئے قرض کی
بحال عجز و زاری ارحم الراحمین سے طلب کر انشاء اللہ تعالیٰ قرض ادا ہو جاویگا اور فارغ المعاشی حاصل ہوگی

بعد چند روز کے اوسنے مجھسے کہا کہ اللہ تعالی نے ببرکت اس درود کی میرے روزی مین ایسی برکت دی کہ بخوبی سع عیال واطفال کے بسر کرتا ہون اور قرضہ بھی ادا ہوگیا مین نے الحمد للہ کہکر اوسکو ہدایت کی کہ اسکے نتیجے مین خدمت محتاجین کی کر

تذکرہ بارھوان حصول سعادت رویت شریف زیارت جناب سید الانبیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین

ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے مجھکو دیکھا وہ دوزخ مین ہرگز نہین جائیگا مرقاۃ مین لکھا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ جسنے بصدق عقیدت وخلوص ارادت وکمال تمنا کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کیا حالت بیداری اور کیا حالت خواب مین وہ جنتی ہوگا ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دیکھیگا مجھکو خواب مین تحقیق البتہ اوسکو دکھلاویگا مجھے بیداری مین طیبی نے لکھا ہے کہ مراد اس بیداری سے یہ ہے کہ بحالت تقرب بیداری مجھکو آخرت مین دیکھیگا شمائل ترمذی مین بروایت عبد اللہ وابو ہریرہ رضی اللہ عنہما آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے مجھکو خواب مین دیکھا پس بیشک مجھی کو دیکھا اوسنے کیونکہ شیطان بن نہین سکتے صورت میری صحیح مسلم مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین سے نہایت محبت کرنے والے وہ لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے اونمین سے بعض ایسے کہ دوست رکھینگے کہ مجھکو دیکھین اہل ومال اپنا قربان کرکے یعنے امت مین آپ کی بعض ایسے مشتاق جمال باکمال نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہونگے کہ اہل وعیال وجان ومال فدا کرنے کو طیار ہونگے اگر حصول دولت زیارت سے مشرف ہون اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا مَحَبَّتَہٗ وَاٰتِنَا مَحَبَّتَہٗ وَاحْشُرْنَا بِمَحَبَّتِہٖ قطعہ

یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ	اِنَّمَا الْفَوْزُ وَالْفَلَاحُ لَدَیْکَ	ب سلام آمدم جوابم دہ	مرہمے بر دل خرابم نہ
بس بود جاہ واحترام مرا	یک علیک از تو صد سلام مرا	شوق روئے تو ہوش بُرد ز من	بیمار وخونریز بہر تو مین
خواہم از شوق وصل روئے تو مرا	دست بیرون کن از یمانی برد	چون تو لی دیدہ ور بیاغ بالغ	ہمچو نرگس ز سرمہ ماز اغ
سوئیم افگن ز رحمت نظرے	بارگن بر رخم ز لطف درے	مُہر بکشا ز حقہ یاقوت	روح راکام بخش دل راقوت
زاری من شنو تکلم کن	گریۂ من نگر تبسم کن	تلخ شد کام من ز بخت نژند	ساز شیرین ز لعل شکر خند
لب بجنبان پی شفاعت من	منگر بر گناہ وطاعت من	گر ز منم طریق سنت تو	ہستم از عاصیان امت تو

حضرت قطب الاقطاب بختیار کاکی وقیوم ربانی حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی رحمہما اللہ تعالے اپنے ملفوظات مین فرماتے ہین کہ جسکو خواہش ہو کہ ہم مشرف زیارت جناب احمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہون اوسکو چاہیے

ح کر لازم و واجب کرے اپنی اوپر کثرت درود کی ترغیب میں ہے کہ جو کوئی چاہے کہ دیکھے خواب میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو پس چاہیے کہ دو رکعت نماز وقت عشا کے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے
سورۂ اخلاص تین ۳ بار پڑھے پھر جب نماز عشا کی پڑھ چکے تب کسی سے بات نہ کرے اور پڑھے دو رکعت
اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص سات بار پڑھے اور درود بھی سات بار پڑھے اور کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سات بار پھر بیٹھے اور
اٹھاوے اپنے دونوں ہاتھوں کو دعا کے لیے اور کہے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ
یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا اللّٰہُ پھر بستر پر
سیدھی کروٹ قبلہ رو لیٹے اور درود پڑھے یہاں تک کہ سو جاوے پس وہ شخص یقیناً خواب میں دیکھیگا
ح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو شب اول میں نہیں تو شب ثانی میں یا شب سوم میں ہفتہ تک مولانا ضیاء الدین
بلخی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اور بھی شیخ دہلوی نے وظائف النبی میں لکھا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے اس درود کو بعد وظائف جسقدر ممکن ہو پڑھے زیارت جمال جہاں آرا سے
مشرف ہوگا درود یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ
اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی
ح جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ شیخ رحمہ اللہ نے جذب القلوب میں لکھا ہے کہ طالب صادق
اس درود کی ملازمت باطہارت سے مشرف ہوتا ہے ساتھ رویت سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب میں
ح اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ اور سعید بن عطا سے مروی ہے کہ جو کوئی
بستر طاہر پر سووے اور وقت سونے کے یہ دعا پڑھے اور اپنے داہنے ہاتھ کو سرہانے اپنے رکھ کر سو جاوے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے وہ دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِجَلَالِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ اَنْ
تُرِیَنِیْ فِیْ مَنَامِیْ وَجْہَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رُؤْیَۃً تَقَرُّ بِھَا عَیْنِیْ وَتَشْرَحُ بِھَا
صَدْرِیْ وَتَجْمَعُ بِھَا شَمْلِیْ وَتُفَرِّجُ بِھَا کَرْبِیْ وَتَجْمَعُ بِھَا بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِی الْجَنَّاتِ
ح ثُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ اَبَدًا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ جو کوئی اس درود کو بہت
پڑھے بیشک خواب میں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھے گا اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَ
رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

میں السلام مفاخر الاسلام میں آیا ہے کہ جو کوئی جمعہ کے روز ہزار بار یہ درود پڑھے اللّٰھم صل علیٰ محمد ن
النبی الامی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھیگا یا منزل اپنی بہشت میں دیکھیگا اور اگر نہ دیکھے
تکرار کرے اسکو پانچ جمعوں تک بفضل تعالیٰ اوس خیر کو دیکھیگا جو اوسکو مسرت بخشے شیخ فرماتے ہیں جو
کوئی شب جمعہ کو دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار سورہ اخلاص
پڑھے اور بعد سلام سو بار یہ درود پڑھے اللّٰھم صل علیٰ محمد ن النبی الامی وآلہ وسلم خواب میں آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھیگا اگر نصیب میں اوسکے ہوگا تین جمعہ سے زیادہ نہیں گذرینگے انشاء اللہ العزیز اور تجربہ
کیا ہے اسکو بعض فقرائنے والحمد للہ علیٰ خود حضرت شیخ نے برکت اس درود کے زیارت حاصل کی اور یہ بھی
روایت ہے جو کوئی پڑھے دو رکعت نماز شب جمعہ کو اور ہر رکعت میں پچیس بار بعد از فاتحہ سورہ اخلاص پڑھے بعد سلام
اور ہزار بار یہ درود پڑھے صلی اللّٰہ علی النبی الامی دیکھیگا خواب میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور یہ بھی
مجرب ہے اور اور طریق بھی بزرگان دین نے واسطے حصول اس سعادت عظمیٰ کے بیان کیے ہیں اور خلاصہ سبکا
استغراق ساتھ ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر و باطن میں اور کثرت کرنی درود کی اور دوام توجہ رکھنا اور یہ بھی
اور مدار انجاح کار کا اوسکے فضل و عنایت پر ہے کذا قال الشیخ ناسی اور فاکہانی نے لکھا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی شرف زیارت سے مشرف ہو جس طرح کہ چاہتا ہو چاہیے کہ سوتے وقت انکو اخیر
ستر بار یہ درود پڑھے اور فرش و لباس معطر و معطر ہو اور باوضو اشتیاق میں سو جاوے زیارت جمال جہان آرا سے
مشرف ہوگا اللّٰھم صل علی روح سیدنا محمد فی الارواح وعلی جسدہ فی الاجساد وعلی قبرہ
فی القبور وعلی آلہ وصحبہ اللّٰھم صل علی سیدنا محمد کلما ذکرہ الذاکرون اللّٰھم صل علی
سیدنا محمد کلما غفل عن ذکرہ الغافلون مجرب ہے اور یہی بصیغہ اختصار یہ درود واسطے حصول
اس سعادت کے مروی ہے اللّٰھم صل علی روح محمد فی الارواح وصل علی جسد محمد فی الاجساد
وصل علی قبر محمد فی القبور علما فرماتے ہیں کہ اصل الاصول حصول شرف زیارت کے واسطے ترک
منہیات شرعی و معصیات نہی کا ہے حکایت چنانچہ مولف کے ایک مخلص نے درود پڑھکر
شرف زیارت پایا اور وہ برکت اس درود کے ایک مجمع مقدس میں پہنچے پوچھا کہ یہ کس مجلس کا
سردار کون ہے لوگوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں عرض کیا گیا کہ میں بھی اندر
داخل ہونے کی اندر مجلس کے چاہتا ہوں پس مجھکو اجازت نہیں ہوئی اور محروم رہا اور تنہا

حقہ پیتا ہے انہیں مجکو دیتے ہی اوس مخلص نے پاس میرے اگر توبہ کی بعنایت الٰہی شب آیندہ مین
مشرف ہوا اور علی ہذا **حکایت** ایک تذکرہ ایسا ہی ایک افیونی کا ہے کہ وہ بھی محروم رہا جب
افیون سے توبہ کی تب وہ مشرف ہوا لہذا لازم آپڑا کہ جب خواہان شرف زیارت کا ہو تب جملہ معصیات
وشبہات سے تائب ہو کہتا ہے مسکین مولف شرفہ اللہ تعالیٰ بجمال رسولہ کہ مجھکو مولانا وسیدنا نعیم الدین
مغربی قدس سرہ نے تبلایا اور اونکو حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اور اونکو اپنے والد ماجد
حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ سے پہونچا اور اونکو عالم رویا مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے عنایت ہوا
کہ فرماتے تھے جناب امیر رضی اللہ عنہ کہ ہم لوگ انکے زمانے مین ہر دم وہر لحظہ مستغرق عشق جناب نبوی
صلے اللہ علیہ وسلم مین رہتے تھے اور توجہ وحسن تازہ رویا ودیدار مبارک صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف
ہوتے اور جان تازہ حاصل کرتے مگر واسطے عاشقان وخواہان جمال مبارک کی اصحاب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ہم یہ درود تعلیم کرتے تھے اے ولی اللہ تو کہ عاشق خاتم الرسل اور محبوب
اونکا ہے تو بھی یہ درود پڑھ اور اصحاب خاص اپنے کو سکھلا اور وہ درود یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ اور ایسے ہی صاحب مشارق الانوار نے
لکھا ہے کہ عالم رویا مین یہی درود مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عنایت ہوا ترکیب اسکی مخلصہ
ہی ایک بزرگ ذکر اونکو عنایت کیا تھا حضرت قدوۃ الاولیاء المتاخرین مرزا مظہر جانجانان شہید
علیہ الرحمہ نے مجھکو تبلایا کہ واسطے حصول رویت مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ درود سوا لاکھ مرتبہ
اکیس روز مین پڑہا جاوے اگر نہو سکے تو چالیس روز مین اور یہی مولانا نعیم الدین اوو ہی فرماتے تھے
کہ مولانا ومرشدنا قدس سرہ ہمارے نے ہمکو اجازت دی کہ اس درود کو بلا فصل قبل وبعد سنت
وفرض ہر روز وقت عشا کے سو مرتبہ پڑہ اور مولانا علیہ الرحمہ کو قطب وقت سید احمد غازی قدس سرہ
سے اسی درود کی ترکیب بوضع صدر مع اجازت کے عنایت ہوئی اور مجہہ مولف کو ان بزرگوار نے
اجازت دی اور سوا اسکے سیدنا ومرشدنا مولانا عبد الشکور مدنی ثم النصری اور مقتدانا
مولوی محمد ولایت علی مرحوم اور بزرگون نے بھی اس درود کی اجازت عنایت فرمائی الحمد للہ
اور مجرب ہے ایک بزرگ نے کہ نہایت عالم اکمل اور مقبول اور خضر صورت سیاح صفت معلوم
ہوتے تھے اور نام اون صاحب نے باوجود اصرار کے نہ تبلایا روز جمعہ کو بیس ادا نماز جمعہ جامع مسجد دہلی مین

درود موصوف کے پڑھنے کی مجھکو اجازت دی تھا اور بھی سند واجازت کتاب دلائل الخیرات کی مجھکو عنایت کی
اور جب مین نے اجازت وسند اس درود کی چاہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بَارِکْ وَسَلِّمْ
تب فرمانے لگے کہ ہر لفظ کما صلیت وسلمت کو اور زیادہ کر لو اور اسکو بھی بقید عدد معینہ مذکورہ کے
پڑھا یا بوقت شب ہنگام تخلیہ صوریہ و معنویہ سو مرتبہ پڑھ لیا کرو اور یہ بھی فرمایا کہ مجھکو سند اسکی پہونچی
ہندوستان مین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور حضرت شاہ مرزا مظہر جانجانان شہید اور بھی شاہ
غلام علی دہلوی خلیفہ سلسلہ نقشبندیان مجددیان اور مولانا فخر الدین نظامی قدوۂ چشتیان متاخرین سے
اور مدینہ مین حضرت سید احمد دمشقی قادری اور مکہ مین حضرت شیخ عبد الوہاب مکی اور بھی حضرات خاص سے
پس اب مین نے تمکو اجازت دی الحمد للہ مجرب ہے سوائے ان بزرگون کے ایک صاحب نے حضرات وطن سے
اس درود کی مجھکو اجازت دی اور بھی حضرت والد ماجد مرحوم مغفور اکثر فرماتے تھے کہ اس درود کو
پڑھا کرو الحمد للہ کہ ہنوز زبان پر یہ درود جاری ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

تذکرہ تیرھوان فضائل وخصائص میں درود شریف کے جو پڑھنے مین مواقع مختلفہ و مقامات متفرقہ کے

دلنشین بیان جمال کمال احمدی اور اذکار ذکر خیر حضرت محمدی پر مخفی نرہے کہ مرآت آفتاب تاب سے قلوب اصحاب
باصفای عشاق نبوی پر مبرہن ہو چکا ہے کہ ہر وقت درود شریف سے رطب اللسان و عذب البیان رہے
اور فضائل اوسکے جملہ اوقات کو شامل الا بعض بعض مواقع و مواضع پر خصوصیت بھی صحاح سے مروی ہے
چنانچہ واسطے اگلی جامعان ذخائر رضاے احمدی کے مرقوم ہوتا ہے پہلے جسوقت نام مبارک
واسم مطہر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زبان پر آوے کما مر فی التذکرۃ الرابع اور ابو یعلی
موصلی نے بھی روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھے یاد کرے اور میرا
نام لیوے پس چاہیے کہ درود بھیجے مجھ پر دوسرے جسوقت نام مقدس سنے چنانچہ امام طحاوی نے
روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے پاس میرا نام لیا گیا اور سننے والے نے درود
مجھ پر نہ بھیجا پس بیشک مجھ پر ظلم کیا وھکذا فی مجموعۃ الرشاد دیگر جا بعضی فی التذکرۃ الرابع والسابع
تیسرے جسوقت کہ نام لکھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جیسے کہ روایت کی ابو الشیخ نے ایک
حدیث لکھا جاتا تھا اور نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کلمہ صلوۃ وسلام نہین لکھا کرتا تھا سو تمام وہ
گل گیا چوتھے جسوقت کہ کسی مجلس مین داخل ہو یا نکلے مجلس سے جسوقت مجلس کو اوٹھے

جسوقت مجلس مین بیٹھا ہو ابوداود اور ترمذی و نسائی و ابن حبان اور حاکم سے حصن حصین مین آیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھین کسی مجلس مین اور نہ ذکر کیا جاوے اوس مجلس مین
ذکر اللہ کا اور نہ ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور نہ درود بھیجا جاوے پس ہوگا اونکو خوف پس اگر چاہیگا
اللہ تعالی او نکو عذاب دیگا یا بخش دیگا شرح حصن حصین مین آیا ہے کہ سفیان ثوری علیہ الرحمہ جب مجلس سے
ارادہ اوٹھنے کا کرتے تب کہتے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی النَّبِیِّیْن ساتوین اول یا ثانیا یا آخر وضو مین ابن ماجہ نے
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وضو کامل نہین ہوتا ہے اوس شخص کا
جو درود نہ بھیجے مجھپر اور جذب القلوب مین ہے کہ بعد طہارت خصے کہ عقب تیمم کے بھی درود پڑھنا چاہیے آٹھوین
جب مسجد مین داخل ہووے ابوداود و نسائی و ابن ماجہ اور مصنف ابن ابی شیبہ اور ابن سنی اور ابن خزیمہ
سے باختلاف بعض الفاظ حصن حصین مین آیا ہے کہ جب مسجد مین داخل ہو تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام
بھیجے اور کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ نوین جب مسجد سے
نکلے چنانچہ روایت کی ہے نسائی و ابن ماجہ و حاکم و ابن حبان نے دسوین بعد اذان کے چنانچہ مسلم
و ابوداود و ترمذی و ابن سنی و نسائی نے روایت کی ہے کَمَا سَیَجِیْءُ فِیْ تَذْکِرَۃِ الرَّابِعِ عَشَرَ
گیارہوین تشہد مین بعد التحیات کے کہ حنفیہ و دیگر ائمہ کے نزدیک سنت ہے اور امام شافعی کے نزدیک
فرض کَذَا فِی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ وَالْوِقَایَۃِ وَالْعَالَمْگِیْرِیَّۃِ بارہوین اول و آخر دعا مین جیسا کہ تذکرہ
آٹھوین مین گذر چکا طبرانی نے اوسط مین روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ دعا
قبول نہین ہوتی جب تک درود نہ بھیجا جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تیرہوین بعد از قنوت
شافعی کے نزدیک درود پڑھنا چاہیے کَذَا فِیْ جَذْبِ الْقُلُوْبِ وَھٰکَذَا قَالَ الْجَزَرِیُّ وَالسُّیُوْطِیُّ
چودہوین تکبیرات عیدین مین شافعی کے نزدیک کَذَا فِیْ جَذْبِ الْقُلُوْبِ وَالْمِشْکٰوۃِ پندرہوین
جب سلام پھیرے نماز پنجگانہ و دیگر نمازوں مین چنانچہ طبرانی نے معجم کبیر مین روایت کی ہے کہ دس مرتبہ
درود پڑھا جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد نماز کے سولہوین نماز جنازہ کی تکبیر دوم
مین کَمَا اَخْرَجَ الْجَزَرِیُّ عَنِ الْحَاکِمِ وَفِی الصِّحَاحِ السِّتَّۃِ وَھٰکَذَا فِی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ وَالْعَالَمْگِیْرِیَّۃِ
وَالْجَذْبِ الْقُلُوْبِ سترہوین صبح و شام درود پڑھنا چاہیے چنانچہ منبیہ مین حصن حصین سے
آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شام و صبح کو دس دس بار مجھپر درود بھیجے

شفاعت اوسکی کرونگا قیامت کی روز جیسا کہ تذکرہ اٹھوین مین بیان ہوچکا ہے اٹھارہوین وقت
جگنے کے رات مین نماز تہجد کے واسطے چنانچہ ترمذی و نسائی نے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کوئی رات کو اوٹھے جیکے چپکے اور وضو اچھی طرح کرکے حمد الہی و آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ح
درود بھیجے اور پھر نماز پڑھے پس اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہے اور پسند کرتا ہے اوس بندہ کو اور فرماتا ہے
کہ اسے فرشتو دیکھو میرے بندہ کو کہ اکیلا کھڑا ہے میرے خوف سے اور کوئی اوسی نہین دیکھتا ہے
اوننیسوین جمعہ کے روز چنانچہ دیلمی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ح
سو بار مجھہ پر روز جمعہ کے درود بھیجے پس بیشک اسی برس کے گناہ اوسکے بخشے جاوینگے چنانچہ جامع صغیر
مین آیا ہے اور تذکرہ پانچوین مین ذکر آچکا ہے بیسوین شب جمعہ کو چنانچہ بیہقی نے روایت کی ہے ح
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہت درود بھیجا کرو مجھہ پر شب جمعہ اور روز جمعہ مین جیسا کہ تذکرہ
پانچوین مین بیان ہوچکا ہے اکیسوین خطبہ نماز جمعہ مین کہ امام اعظم کے نزدیک سنت مستحبہ الاعمل و اکید
اسپر بہت ہے اور امام شافعی کے نزدیک فرض ہے کذا فی عالمگیریہ بائیسوین روز دوشنبہ ح
کو کذا قال الشیخ تیئیسوین روز پنجشنبہ کذا قال الغزالی کیونکہ بروایت صحیحہ ان دونون روزون مین
اعمال امت کے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پیش ہوتے ہین پس بیشک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم خوش ہونگے کذا قال ابو عیسی الترمذی فی شمائل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدثنا
محمد بن علی حدثنا ابو عاصم عن محمد بن رفاعة عن سهيل ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة رضي الله
عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال تعرض الاعمال يوم الاثنين والخميس چوبیسوین
حج مین بعد تلبیہ کے کذا فی جذب القلوب قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حکم کیا جاتا ہے
لوگون کو کہ جب لبیک کہہ چکین تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجین پچیسوین صفا و مروہ مین
چنانچہ ابو اسمعیل قاضی نے بسند حسن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کذا فی المواہب و جذب القلوب
چھبیسوین وقت دیکھنے کعبہ مقدسہ کے کذا فی جذب القلوب ستائیسوین وقت استیلام حجر اسود اور وقت ملتزم
و التزام و ہنگام فتح حج کے کذا قال الشیخ و الجزری و ابن حجر مکی و السیوطی اٹھائیسوین وقت زیارت قبر شریف کے
چنانچہ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ جسنے زیارت کی میری قبر کی اور درود نہ بھیجا مجھہ پر پس بیشک اوسنے ح
ظلم کیا مجھہ پر اور ایسا ہی راقم الحروف عفی عنہ کو بتاکید شدید حضرت علیہ الرحمہ سے ارشاد ہوا ہے

اونتیسوین وقت مشاہدہ آثار نبویہ اور مواطن متبرکہ حضور پرنور جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل مکہ معظمہ
اور مدینہ اور وادی بدر اور جبل ثور اور کوہ احد و غار حرا و جنت البقیع کو کذا قال الشیخ تیسوین خطبۂ
نکاح مین کما روی الترمذی وابو عوانۃ عن ابن مسعود اکتیسوین وقت سو جانے
پانون کے کذا فی جذب القلوب بتیسوین جب کان بولے چنانچہ طبرانی اور ابن سنی نے
جزری نے روایت کی ہے کہ جب کان کسیکا بولے پس چاہیے کہ ذکر کرے یاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
کرے اور درود بھیجے آپ پر اور کہے ذکر اللہ بخیر من ذکرنی تینتیسوین جب کسی چیز کو بھول
جاوے شیخ نے ترغیب مین لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم بھول جاو کچھ چیز پس
درود بھیجو تم مجھ پر بیشک یاد آجاویگی وہ چیز تمکو انشاء اللہ تعالی اور ایسی روایت کیا ابو موسی
مدنی نے ساتھ سند ضعیف کے چونتیسوین بعد ختم قران مجید کے بیہقی نے شعب الایمان مین روایت
کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو قرآن پڑھے اور حمد الہی کرے اور درود بھیجے خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پر بھیجے اور استغفار کرے پس بیشک اوسنے طلب کی خیر ہر جگہ سے اور مولانا یعقوب چرخی نے
اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہمیشہ بعد ختم قران مجید کے یہ درود پڑھا کرتے تھے اللہم
صل علی محمد وآلہ وصحبہ بعدد ما فی جمیع القرآن حرفا حرفا وبعدد کل حرف الفا الفا
پینتیسوین جب ارادہ کرے حفظ قرآن کا چنانچہ حصن حصین مین بروایت ترمذی وحاکم کے آیا ہے
کہ جب کوئی چاہے حفظ کرنا قرآن مجید کا پس چاہیے کہ شب جمعہ کی نصف یا ثلث شب مین اوٹھے اور
دعا مانگے اور چار رکعت نماز پڑھے اول رکعت مین بعد سورہ فاتحہ سورہ یسین رکعت ثانیہ مین بعد از فاتحہ
سورہ دخان رکعت ثالثہ مین بعد از فاتحہ سورہ سجدہ رکعت رابعہ مین بعد از فاتحہ سورہ ملک پڑھے
اور بعد فراغ از تشہد حمد پروردگار کی ادا کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جملہ انبیا علیہم السلام
پر درود بھیجے تا آخر حدیث چھتیسوین وقت نزول بلیات ومصائب کذا قال الجزری فی المفتاح
اور امام سیوطی وابن حجر مکی وشیخ محقق دہلوی اور محمد بن سعد بن نے ایسی اوقات اور اوقات
گرجنے آسمان اور زلزلہ وطوفان اور وقت لگنے آگ کے کثرت درود کو مفید لکھا ہے اور احادیث سے
مستنبط کیا ہے سینتیسوین شروع وعظ وابتداے درس علم مین کذا فی الاحیاء اڑتیسوین
شروع ہر کام مین چنانچہ ابن حجر مکی نے امام شافعی سے نقل کی ہے کہ آدمی کو خطبہ اور ہر امر مطلب

پہلے حمد الٰہی وصلوٰۃ رسالت پناہی پڑھنا چاہیے وھکذا فی الاحیا و الکیمیا ہے [39] اونتالیسوین
وقت تہیۂ سفر اور رکوب راحلہ و وقت فرود کی منزل مین کذا قال الشیخ [40] چالیسوین وقت جاتے
بازار مین چنانچہ مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعود جب بازار مین کہ لوگون کو مشغول اور غافل زیادہ دیکھتے تھے
تشریف لیجاتے تھے اور حمد و صلوٰۃ پڑھا کرتے تھے کذا فی جذب القلوب [41] اکتالیسوین وقت کہانے
دعوت اور بعد فراغت کے دعوت کے کذا فی التاریخ مدینہ [42] بیالیسوین جس وقت گہر مین آوے کذا
قال الشیخ [43] تینتالیسوین وقت ملاقات احباب اور مصافحہ کرنے کے جیساکہ روایت کی حافظ ابن علی
فی جذب القلوب
کشکول سے انس رضی اللہ عنہ سے وھکذا فی جذب القلوب [44] چوالیسوین وقت تحریر وصیت نامہ کے
کذا قال الشیخ [45] پینتالیسوین جب کوئی خط یا کتاب لکھے چنانچہ ابن حجر نے فرمایا ہے کہ یہ رسم
اول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد مین جاری ہوئی اور خود انہون نے اپنے مراسلات و مکتوبات
مین لکھا اور اسی طرح پر لکھتے رہے بعد اسکے عہد خلافت خلفائے عباسیہ مین سارے ممالک اسلامیہ
مین یہ رسم منتشر ہوگئی اور عمل سبکا اسی پر ہوگیا [46] چھیالیسوین ختم کتاب و تحریر مین چنانچہ شفاے
قاضی عیاض مین آیا ہے کہ ہمارے مقتداؤن کی عادت ہے کہ بعد ختم کتاب کے بھی درود لکھا کرتے ہے
اور جذب القلوب مین ہے کہ بعد بسم اللہ کے بھی لکھنا چاہیے [47] سینتالیسوین جب کوئی چیز خوشبودار
سونگہے جیسے عطر یا گلاب کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کو بہت پسند کرتے تھے کما قال الشیخ
[48] اڑتالیسوین جب کوئی چیز خوشنما زیبا جیسے پہول یا سبزہ یا آب روان یا باغ خوش فضا دیکھے
تب بیاد جمال جہان آرائے محبوب رب العالمین درود پڑھے یا یہ درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّ وَاٰلِہٖ
وَصَحْبِہٖ قَدْرَ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ کذا فی فضائل الصلوٰۃ وھکذا قال الشیخ [49] اونچاسوین
سفر السعادت مین تنزیہ الشریعۃ سے نقل کی ہے بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے کہ فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص بہولی کہاوے اور اوسکو خوف ہو اوسکی بو کا تو چاہیے کہ یاد
کرے مجھکو اور بعض روایت مین آیا ہے کہ فرمایا درود بھیجے مجھ پر انتہی الحدیث بعضون نے
کہا ہے کہ یہ حدیث منقطع ہے یعنے قول ابن مسعود کا اور بعض راوی مجہول ہین مگر بعض علمائے
کہا ہے کہ اسکا تجربہ ہم نے کیا ہے کہ مفر ہو کم ہوجاتی ہے وھکذا فی طب النبی

تذکرہ چودہوان مشعر درود مختلفۃ الالفاظ والروایات معتبرۃ بسیار بعض نہایت

ابوداود سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے ح
کہ دیا جاوے ثواب ساتھ پیمانہ پورے کے یعنے ثواب کامل ملے جسوقت بھیجے درود مجھ پر کہ اہلبیت ہو
کے بیچ میں چاہیے کہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ ح
فرماتے ہیں کہ جو کوئی چاہے پیالہ پورا بھرا ہوا حوض محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیے تو پڑھے یہ درود
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ
وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ سخاوی نے
اسکو شفای قاضی عیاض سے ذکر کیا ہے بزار و طبرانی نے معجم کبیر و اوسط میں اور امام احمد نے رویفع سے
روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے مجھ پر اور کہے اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ
الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ واجب ہوتی ہے اوسکی شفاعت میرے اوپر ابن ابی شیبہ نے ح
روایت کی کہ عطا رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کوئی اس درود کو تین بار صبح اور تین بار شام کو پڑھے
بنیاد اوسکے گناہوں کی گر جاتی ہے اور نقش عصیانوں کا اوسکے محو ہو جاتا ہے اور ہمیشہ خوشی اسکو
رہتی ہے اور دعا اوسکی قبول ہوتی ہے اور امیدیں اوسکی بر آتی ہیں اور دشمنوں پر فتحیاب رہتا ہے
اور ہمیشہ خیر کی توفیق دیجاتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنت میں وہ رفیق ہوگا درود
یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي النَّبِيِّيْنَ وَصَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ
وَالشَّرَفَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ وَّلَمْ اَرَهٗ فَلَا تَحْرِمْنِيْ
فِي الْحَيٰوةِ رُؤْيَتَهٗ وَارْزُقْنِيْ صُحْبَتَهٗ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِهٖ مَشْرَبًا رَّوِيًّا سَائِغًا
هَنِيْئًا لَّا نَظْمَأُ بَعْدَهٗ اَبَدًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ مِنَّا تَحِيَّةً وَّ
سَلَامًا اَللّٰهُمَّ كَمَا اٰمَنْتُ بِهٖ وَلَمْ اَرَهٗ فَلَا تَحْرِمْنِيْ فِي الْجِنَانِ رُؤْيَتَهٗ كَمَا قَالَ الشَّيْخُ دارقطنی نے افراد ح
اور ابن بخاری نے اپنی تاریخ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا اونہوں نے کہ میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص حاضر ہوکر آپکو سلام کیا حضرت نے جواب دیا اور خوش ہوکر اپنے
پہلو میں بٹھایا جب وہ شخص اپنی حاجت عرض کر کے اوٹھا تو آنحضرت نے فرمایا کہ اے ابوبکر یہ وہ شخص ہے کہ جسکے

[illegible]

عمل بلند کیے جاتے ہیں مانند عمل سب روی زمین والون کے عرض کی مین نے سبب اسکا کیا ہی فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہے مجھ پر ایک درود دس بار بھیجتا ہے کہ وہ مانند درود سب خلق کے ہوتا ہی پوچھا مین نے وہ کیا فرمایا یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ مِنْ خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ کذا فی الدر المنثور **حکایت** احیاء العلوم مین ہے کہ امام شافعی علیہ الرحمہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض کیا یا رسول اللہ کیا ثواب دیا گیا شافعی کو فرمایا سبب سے کہ اوسنے اپنے رسالہ کی حالت تحریر مین لکھا اور پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذّٰکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ ثواب درود اوسکی یہ دی گئی مجھکو کہ سیدن قیامت مین واسطے حساب کے کھڑا نکیا جاویگا **حکایت** شیخ نے لکھا ہی کہ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ اونہون نے امام شافعی کو بعد مرنے کے خواب مین دیکھا اور حال اونکا پوچھا پس فرمایا اونہون نے کہ بخش دیا مجھکو میرے رب نے اور رحم کیا بسبب لکھنے اس درود کے اول مین ایک رسالہ کے اپنی کتابون سے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَکَ وَذَکَرَہُ الذّٰکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ امام شافعی نے فرمایا کہ مجھکو سبب ان پانچ درودون کے کہ مین ہمیشہ پڑھا کرتا تہا بخش دیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ شفا قاضی عیاض مین ہے کہ حسن بن ابو زید ابدال یہ دعا پڑھا کرتے تہے اور اوسکی برکت سے رتبہ ابدالی کو پہونچے اَللّٰھُمَّ اَعْطِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا اَفْضَلَ مَا سَاَلَکَ لِنَفْسِہٖ وَاَعْطِ لِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا سَاَلَکَ لَہٗ اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِکَ وَاَعْطِ لِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا اَنْتَ مَسْئُوْلٌ لَّہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ قاسی اور مطالع المسرات مین سیدنا محمد مہدی مغربی نے لکھا ہی کہ اس درود کو اکابر متقدمین اور اولیا کاملین نے بعض تہیرون پر بخط قدرت کندہ پایا تہا اور یہ بہی ابرار سے منقول ہی کہ ثواب اس درود کا چار ہزار درودون کے برابر ہے وہ درود یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِکَ وَلِسَانِ حُجَّتِکَ وَعَرُوْسِ مَمْلَکَتِکَ وَاِمَامِ حَضْرَتِکَ وَطِرَازِ مُلْکِکَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِکَ وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِکَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِکَ

اِنْسَانُ عَیْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ عَیْنِ اَعْیَانِ خَلْقِکَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِیَائِکَ صَلٰوۃً تَدُوْمُ
بِدَوَامِکَ وَتَبْقٰی بِبَقَائِکَ لَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ صَلٰوۃً تُرْضِیْکَ وَتُرْضِیْہِ وَتَرْضٰی بِھَا عَنَّا
یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ترغیب الصلوۃ میں ہے کہ جو کوئی اس درود کو سوتے وقت پڑھے بیشک رویت مبارک اسکو
حاصل ہو انشاء اللہ تعالی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِکَ آخر تک سخاوی نے در منظیم سے نقل
کی ہے کہ جو کوئی اس درود کو بہت پڑھا کرے شرف رویت حضرت سید انام سے خواب میں مشرف ہوگا اور جنت شفاعت
سے سبز اور حوض مبارک سے پانی پیویگا اور بدن اوسکا آتش دوزخ پر حرام ہوجاویگا اور یہ صیغہ اہل حرمین
شریفین میں زیادت لفظ وَعَلٰی اِسْمِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَسْمَآءِ کے مستعمل ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ
فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ شیخ رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں کہ میں نے بعض وقت بہ استیلائے شوق و غلبہ ارادت میں ہر عضو شریف کو قدم مبارک تا فرق مقدس
جدا جدا کرکے درود بھیجا ہے اس طرح پر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رَأْسِ مُحَمَّدٍ فِی الرُّؤُوْسِ وَصَلِّ عَلٰی شَعْرِ مُحَمَّدٍ فِی الشُّعُوْرِ
وَصَلِّ عَلٰی جَبِیْنِ مُحَمَّدٍ فِی الْجِبَاہِ آخر تک مطالع المسرات میں ہے کہ بعض اکابر نے فرمایا جو کوئی اس درود کو
دس بار صبح اور دس بار شام کو پڑھا کرے خوشنودی خدا تعالی اور رحمت اوسکی اوپر نازل ہوا کرتی
ہے اور ہر ایک آفات سے محفوظ رہیگا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَرَحْمَۃٌ
لِلْعٰلَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ عَدَدَ مَنْ مَضٰی مِنْ خَلْقِکَ وَمَنْ بَقِیَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْھُمْ وَمَنْ شَقِیَ صَلٰوۃً
تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِیْطُ بِالْحَدِّ صَلٰوۃً لَا غَایَۃَ لَھَا وَلَا مُنْتَھٰی وَصَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا مِّثْلَ ذٰلِکَ اور اسی درود پر حضرت غوث الثقلین نے وظیفہ کو ختم کیا ہے سخاوی نے
نقل کی ہے کہ جو کوئی اس درود کو پڑھے ایکبار ثواب ہزار درود کا پاوے کذا فی جذب القلوب شیخ نے
لکھا ہے کہ اس درود کا پڑھنا دل کو روشن اور سینہ کو کشادہ اور حاجات و مطالب کو روا اور غم و رنج کو
دفع کرتا ہے اور یہ منقول حضرت غوث الثقلین سے ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ
الزَّکِیِّ صَلٰوۃً تُحَلُّ بِھَا الْعُقَدُ وَتُفَکُّ بِھَا الْکُرَبُ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی
بعد اذان کے کہے اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَاجْعَلْہُ فِی الْاَعْلَیْنَ دَرَجَتَہٗ وَفِی الْمُصْطَفَیْنَ
مَحَبَّتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَہٗ پس بیشک شفاعت اوسکی اوسپر واجب ہوئی طبرانی نے ابو امامہ سے روایت کی ہے

کہ جو کوئی اس دعا کو پڑھے پیچھے ہر نماز پنجگانہ کی حلال ہوگی اوسکے واسطے شفاعت میری مسلم و ترمذی سی ح
حصن حصین مین منقول ہے کہ بعد اذان کے چاہیے مسلمان کو کہ درود بھیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
وسیلہ چاہے آپ کی واسطے اللہ تعالی سی امام احمد نے مرفوعاً روایت کی ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ ح
علیہ وسلم نی فرمایا جب تم اذان سنو جو موذن کہے وہ تم بھی کہو پھر مجھ پر درود بھیجو بیشک جو شخص مجھ پر
درود بھیجا ایکبار خدا تعالی اوسپر درود بھیجتا ہے دس بار بعدہ میرے واسطے وسیلہ خدا تعالی سے مانگی کیونکہ وسیلہ
ایک رتبہ ہے بہشت مین کہ اوس سے زیادہ کوئی درجہ نہین ایک بندہ کو خدا تعالی وہ دیویگا جو مجھے امید ہے کہ وہ بندہ
مین ہون جو شخص میرے لیے وسیلہ مانگی میری شفاعت اوسکو حاصل ہوگی مسلم نے عبد اللہ ابن عمرو ابن العاص سے ح
روایت کی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت سنی کوئی اذان اور موذن کو جواب دیوے مثل اوسکی
پھر درود بھیجے مجھ پر پھر مانگی اللہ تعالی سے میرے لیے وسیلہ واجب ہوئی اوسکے لیے شفاعت میری طبرانی و ح
امام احمد و ابن سنی نی روایت کی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت اذان کے اَللّٰهُمَّ
رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّيْ رِضًا لَا تَسْخَطُ
بَعْدَهٗ قبول کریگا اللہ تعالی دعا اوسکی حصن حصین مین بخاری و ترمذی اور نسائی و ابن ماجہ و ابو داود ح
و ابن حبان و سنن کبیر اور مشکوۃ مین صرف بخاری سے بروایت جابر رضی اللہ عنہ کے آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت سنے اذان کے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ
الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ واجب
ہوتی ہی اوسکے لیے شفاعت میری روز قیامت کو تنبیہ یہ دعائین حکم مین درود کی ہین جذب القلوب مین
اس درود کو روایت کیا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ ح
صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ بَاقِيَةً بِبَقَائِكَ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً صَلٰوةً مَقْبُوْلَةً
لَدَيْكَ مَفْرُوْضَةً عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ حضرت شیخ نے فرمایا ہی کہ یہ صیغہ مشہور و طور
سبعات عشر سے ہی اور وقت تابعین سے معمول مشائخین مین ہے افضل ہے حضرت شیخ اجل اکرم علی متقی نی بعض رسالوں مین
اس درود کی وصیت فرمائی اور یہی درود فقیر کو حضرت شیخ عبد الوہاب متقی رحمہ اللہ علیہ نے وقت وداع کرنے کے جناب
مدینہ مطہرہ کو اجازت دی اور حسن خاصیت اجازت اور نفوس متبرکہ مشائخ سے جو کچھ مجھکو اس درود سے نور اور حضور
اور خضوع اور خشوع حاصل ہوا ہے قطع نظر از مبالغہ کیفیت و کمیت مین اور درودون مین کمتر حاصل ہوتا ہے

جبتک یہ درود زبان تک نہ آوے دلکو تسکین نہین ہوتی اور یہ خواص و اسرار اجازت مشائخ سے ہے جذب القلوب مین ہے
کہ ایک شخص نے ہزاران مزار مبارک کے درمیان حجرۂ مقدس کے یہ درود ہمیشہ روضۂ معلی پر پڑھا کرتا تھا جب وہ آمادہ سفر ہوا حکم
آیا کہ کچھ روز توقف کیا اور مقیم رہا کہ مجھکو یہ درود بہت پسند آتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ
وَھُوَ لَھَا اَھْلٌ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ مسکین مولف یعنی فقیر نورالحق ایک درود مسمی بروضۃ الازہار جو مشتمل ہے بر سو درود بتیناات جناب
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتب احادیث سے منتخب کر کے تالیف کیا الحمد للہ کہ مقبول ہوا

تذکرہ تیرھوان مشہر صیغ صلوۃ مختلفۃ الروایۃ وکیفیت و معنی درود شریف کے

واضح ہو کہ الفاظ صلوۃ کے کتب حدیث مین مختلف آئے ہین جیسا کہ خلاصۃ المحدثین حضرت شیخ مجد الدین
شیرازی صاحب قاموس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ الفاظ درود جسقدر کہ وارد ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور صحابہ سے اور شمار کیے گئے جملہ کیفیات سے اڑتالیس قسم پر ہین اور انہین سے خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے چھتیس اور باقی سب صحابہ و تابعین سے منقول ہین انتہی شیخ سعد الدین حموی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے
کہ صلوۃ منقولہ چار ہزار تک اور ایک روایت مین بارہ ہزار تک مروی ہین مگر اونکی صحت کی سند نہین اور
بسبب وقوع اشراک و بدعات اور فقدان علم و تحقیقات کے درود موضوعات غیر مجوزہ فی الحال رواج پاگئے
جنمین تمیز صحیح و سقیم اور موضوع و غیر موضوع کی نہ رہی بلکہ مین نے دیکھا کہ اون درودون کو کہ جنکی سند صحیح نہین ہوتی
اور مضامین اونکے حد اعتدال شریعت سے خارج اکثر بے علم با علم و غیر محقق پڑھتے ہین اور صحیح الصلوۃ کو بنظر
اہانت و بنوعی وقعت و قدر کے بسبب پڑھنے روزمرہ ہر ایک کے اونکی نظرون مین معاذ اللہ نہین پڑھتے
طالب صادق کو لازم ہے کہ جس چیز کو پڑھے اگر خود ذی علم ہے تو آپ اوسکو بخوبی ملاحظہ کرلے ورنہ کسی
عالم محقق متشرع سے تحقیق کرلے مشکوۃ شریف مین بروایت بخاری و مسلم کے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے
آیا ہے کہ کہا عبد الرحمن نے ملاقات کی مجھسے کعب بن عجرہ نے پس کہا کعب نے کیا نہ بھیجون مین واسطے
تمہارے ایک تحفہ اور کلام کہ سنا مین نے اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر کہا مین نے ہان پس بھیجو
اوس تحفہ کو میرے لیے سو کہا کعب نے ہمنے پوچھا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عرض کیا کہ یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیفیت سلام بھیجنے کی آپ پر اللہ تعالی نے ہمکو سکھلائی پس ہم کسطرح سے آپ پر درود بھیجین
اے اہلبیت نبوت کے پس تحقیق اللہ تعالی نے سکھلائی ہمکو کیفیت سلام بھیجنے کی فرمایا کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ جزری نے
حصن حصین مین اس درود کو بروایت صحاح ستہ یعنی صحیح بخاری و صحیح مسلم اور سنن ابو داؤد اور جامع ترمذی
اور نسائی اور ابن ماجہ کے نقل کیا اور مشکوۃ مین ہے کہ صحیح مسلم مین ابو الحسین نیشاپوری نے لفظ علی
ابراہیم کو دونو جگہہ ذکر نہین کیا قاضی عیاض نے لکھا ہی کہ اس درود کے راوی بہت ثقہ اور عادل
اور سند اسکی بہت جید اور بہت محدثین نے مثل بخاری و مسلم کے روایت کی ہے شیخ فخر الدین مولانا قطب الدین
شرح حصن حصین مین لکھتے ہین کہ اس درود کے پہلے لانے مین اشارہ ہے اسپر کہ یہ نہایت صحیح جملہ درودون سے ہے
پس لائق ہے کہ طالب محافظت و مداومت اسپر کرکے انوار و اسرار کو حاصل کرے انتہی حزب الاعظم مین
ملا علی قاری نے فرمایا ہی کہ افضل درودون مین وہ درود ہے جو بعد تشہد کے پڑھا جاتا ہے شیخ نے شرح مشکوۃ مین
لکھا ہی کہ صیغ صلوۃ کی مختلف آئی ہین اور پڑھنا اس درود کا کہ جو حدیث اول مین مذکور ہو چکا کافی ہوگا
وَھٰکَذَا سَمِعْنَا مِنَ الْمَشَائِخِ انتہی کہتا ہی مؤلف مسکین اصلح اللہ شانہ کہ مجھکو خدمت اس درود سے بہت
وہ فیض و انوار اور نجات حاصل ہوئی کہ جنکی حصول کی امید نہ تھی اور اکثر اس درود کو باجازت اجلہ اکابر
پڑھا کرتا ہون الحمد للہ علی احسانہ معنے درود ممدوح الصدر کے یہ ہین الٰہی رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر
اور اوپر آل یعنے تابعدارون حضرت محمد کے جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل یعنے تابعدارون ابراہیم پر بیشک
تو ہی ہے تعریف کیا گیا بزرگ الٰہی برکت اوتار محمد پر اور آل یعنے تابعدارون محمد پر جیسے کہ برکت اوتاری تو نے
ابراہیم پر اور آل یعنے تابعدارون ابراہیم پر تحقیق تو ہی ہے سراہا گیا بزرگ ایسی ہی ترجمہ کیا مولانا محمد اسحق
دہلوی علیہ الرحمہ نے تفسیر کلمہ صَلِّ کا امر ہے بمعنی تعطف و استدعای نزول رحمت کی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر آسمان سے فلہذا متعدی بعلی ہوا اور بقاعدہ نحو زبان اَفْصَحُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ کے کلمہ علی کا
استعلا کو چاہتا ہی پس لکھا جاویگا کہ علی واسطے ضرر کے ہے استعمال مین اور یہ مناسب مقام نہوگا کیونکہ
کیونکہ ضرر کے واسطے تب ہوتا ہے جبکہ لام کے مقابلہ مین آتا ہی کما قال اللہ تعالی لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے یہ معنی ہین کہ اے اللہ تعظیم کر انکی دنیا مین بسبب بلند
کرنے انکے ذکر اور ظاہر کرنے انکے دین اور باقی رکھنے انکی شریعت کے اور آخرت مین بسبب دینے ثواب اور
شفاعت کرنے امت اور قائم کرنے کی مقام محمود مین کذا قال الشیخ اور برکت سے یہ مراد ہے کہ زیادہ کر
خیر و نعمت اپنی برکت کے معنی زیادتی کے ہین اور بعض نے لزوم و ہمیشگی کے لکھے ہین یا لگا کہ ہمیشہ رکھ

اونکے لیے بزرگی کہ دی ہے تونے ابراہیم کو کذا قال الشیخ والشارحین اور نووی نے شرح صحیح مسلم مین
لکھا ہے کہ معنی برکت کے زیادتی خیر و برکت کے ہین درود مین اور بعض کا قول ہے کہ معنی ثبات کے
اوپر خیر و کرامت کے اور بعض نے کہا ہے کہ معنی تزکیہ و تطہیر کے کل عیوب سے بعض روایات مین جو لفظ
وارحم کما رحمت و ترحمت واقع ہوا ہے صحت کو نہین پہونچا کذا قالوا اور بعض محدثین نے لکھا ہے
کہ روایت زیادتی وَتَرَحَّم عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ کی حدیث
حسن ہے واللہ اعلم کذا قال الشیخ والعلی القاری وغیرہ مین لکھا ہے کہ درود مین ارحم علی محمد
جیسا کہ کہا شیخ و علی قاری نے ۱۲
پہونہانا ہے کیونکہ اس لفظ مین ظن ہے اوپر تقصیر انبیاء علیہم السلام کے اسلیے کہ وہ شخص مستحق
رحمت کا ہوتا ہے کہ جو بسبب کسی چیز کے ملامت کیا گیا ہو اور شیخ الاسلام خواہرزادہ نے کہا
کہ پڑھنا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کا باس بعض مشائخ کے لا باس ہے اور لفظ لا باس مین تاویل
کرتے ہین کہ معنے ارحم علی امۃ محمد علیہ السلام کہ الرحمۃ راجعۃ الی امۃ کذا فی ترغیب الصلوۃ
اور بعض علماء کہتے ہین کہ اختلاف ہی دعاے رحمت کے پڑھنے مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بعضے جائز
کہتے ہین باین دلیل کہ نماز مین ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اور بعضے ناجائز
کہتے اور بیان کرتے ہین کہ اسمین شائبہ از نقصان ہے اور بعضے کہتے ہین کہ حق یہ ہے کہ تنہا نہ کہے النبی و رحمہ اللہ رسول اللہ
مگر ساتھ صلوۃ و سلام کے شرح حزب الاعظم مین منقول وغیرہ سے ہے کہ مکروہ ہے کہنا وارحم محمدا کیونکہ
اسمین ایکطرح کا ظن پایا جاتا ہے اوپر قاصر ہونے کے اور علی ہذا صحابہ پر بھی یہ صیغہ نکہا جاوے بلکہ کہا جاوے
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اور کسی نے رخصت دی ہے صحابہ کے نسبت کہنے مین کلمہ رحمت کے کیونکہ کوئی فرد بشر
اوسکی رحمت سے مستغنی نہین ہے آل کے معنے اہل و عیال کے ہین چنانچہ صراح مین لکھا ہے کہ لغت مین
آل سے مراد اہل و عیال و تابعدار کے ہوتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ مراد حدیث مین معنی تابعدار کے ہون
اور بعضون نے کہا ہے کہ ہر مومن آل ہے اور بعض نے کہا کہ ہر مومن متقی آل ہے اور بعض نے آل
کی تفسیر کی ہے ساتھ اہلبیت کے یعنے وہ کہ جن پر صدقہ حرام ہے یعنی بنی ہاشم اور امام فخر الدین رازی نے
لکھا ہے کہ اولی یہ کہ اہلبیت ازواج اور اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور حضرت علی بھی داخل ہین
بسبب اختلاط کے ساتھ حضرت فاطمۃ الزہرا کے کذا قال الشیخ و ملا علی القاری و صاحب تفسیر
الاحمدیۃ فقیر مولف عفی عنہ نے معنے آل کے بتصریح و تحقیق تمام رسالہ مصباح الدجی مین لکھا ہے

ان اشتهيت زائدا فارجع اليها درودون مین جو لفظ علی کا آل پر آیا ہے یہ مذہب اہل سنت وجماعت کی
تائید کرتا ہے کیونکہ یہ صریح ارشاد فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وعلى آل محمد ساتھہ اعادہ کلمہ آل کے ہے
اور صریح رد ہوا اسمین شیعہ پر کیونکہ شیعہ منع کرتے ہین ذکر علی سے درمیان نبی اور آل کے اور اس حدیث کو
تمسک لاتے ہین من فصل بيني وبين آلي بعلى لم ينله شفاعتي یعنے جو درمیان میرے اور میری آل کے
علی سے فرق کرے تو نہ پہونچیگی شفاعت میری اوسکو اولا یہ حدیث ثابت نہین ولو فرضنا مراد اس سے
علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ ہین یعنے جو میرے اور میری آل کے درمیان علی ابن ابیطالب سے فرق کرے
یعنے علی ابن ابیطالب ہی کو آل تصور کرے اور اونکے غیر کو آل نہ سمجھے تو شفاعت سے میری محروم رہیگا
یا یہ معنی کہ جو درمیان میرے اور میری آل کے لفظ علی سے فرق کرے یعنی میرے نام پر لفظ علی لاوے
اور آل پر میرے لفظ علی کا نہ لاوے جیسے شیعہ کرتے ہین تو وہ میری شفاعت سے دور رہیگا كذا في التفسير
روح البیان واضح ہو کہ بعد انبیا علیہم السلام کے بزرگ صحابہ کبار ہین اللهم صل على محمد وعلى
آله واصحابه مین مقدم ذکر ہوا آل کا باین نظر کہ آل مین اصحاب بھی داخل ہین جسطرح قرآن مجید مین آیہ واذ
نجيناكم من آل فرعون واغرقنا آل فرعون پس فرعون کے اولاد نہ تھی کہ اللہ تعالی نے ذکر کیا ہے تو
معنی اس آیت کے یہ ہوے واذ نجيناكم من اصحاب فرعون واغرقنا اصحاب فرعون كما
في التفاسير اس دلیل سے صاف موضح ہوا کہ لفظ آل سے مراد اصحاب و تابعدار ہین اور لفظ آل کا فرزند
مراد ہے بطریق عرف کے جیسا کہ لوگ آل کو اولاد کہتے ہین اور لفظ آل کا خارج ہے اس سے اور نہ آل و صحاب
دونو مشتق ہین كذا في شرح العقود ائمہ علم معانی وبیان ولغت نے لکھا ہے کہ لفظ آل کا اشراف اور
ارباب عظمت وتکریم پر مستعمل ہوتا ہے پس یہ کہا جاویگا آل الحاج بآل الحائك كما قال في
حل المعاقد حضرت سیدنا محمد سعدی نے مطالعۃ الست مین لکھا ہے کہ درود پڑھنا اصحاب پر احادیث مین
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ آیا اور جو کہ آیا ہے آل پر لیکن علما رحمہم اللہ نے بطریق استحباب کے اصحاب کو بھی
ازروی متابعت درود مین داخل کر دیا ہے فقیر مؤلف عفی عنہ کہتا ہے کہ معنی آل کے اولاد و اصحاب و
تابعداران کے ہین جیسا کتب لغات وتفاسیر وروایات ائمہ تحقیق سے منکشف ہو چکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ فصیح العرب والعجم ہیں مصداق ما قل ودل ہے آل ہی پر کفایت کی اور یہی ثابت ہے کہ حدیث صحیح مین
آیا اللهم صل على سيدنا محمد وآله واصحابه وسلم اور اس حدیث کو محدثین معتمدین نے روایت کی

کما کان یخفی علی ناظر کتب الحدیث انتہی درود مین جو لفظ ابراہیم کا واقع ہوا ہے اسپر یہ اعتراض
وارد ہوتا ہے کہ مشہور و ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم افضل ہین ابراہیم اور تمام انبیا علیہم السلام سے
پس چاہیے کہ ابراہیم سے درود اونپر افضل ہو اور قاعدہ تشبیہ مقتضی ہے کہ جو درود ابراہیم علیہ السلام پر
ہو کاملتر ہو کیونکہ مشبہ بہ قوی ہو مشبہ سے جواب یہ ہے کہ یہ قاعدہ ہر ایک تشبیہ مین نہین بلکہ اوس جگہ ہے
کہ تشبیہ واسطے لاحق کرنے ناقص کے کامل کو ہو اور کبھی ہوتا ہے کہ شہرت و ظہور مشبہ بہ کی کافی ہو اگرچہ
کمتر ہو وہ مشبہ سے جیسا کہ کلام مجید مین ہے مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ یعنے مثل نور
اللہ تعالے کی ساتھ ایک شمعدان کے ہے کہ اوسمین چراغ ہو قسطلانی نے لکھا ہے کہ معنی اوسکے یہ ہین کہ
جسطرح تو درود بھیج چکا ہے ابراہیم پر پہلے تو مجھ سے سوال کرتا ہون کہ درود بھیج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
بطریق اولے کیونکہ جو بات ثابت ہو چکی واسطے فاضل کے ثابت ہو گی واسطے افضل کے اور اس سے
اعتراض مشہور کہ مشبہ بہ اقوی ہوتا ہے مشبہ سے دفع ہو گیا اور حضرت مرشدنا فرماتے ہین کہ تشبیہ
مرجع ہیئت اصل صلوٰۃ کے ہے نہ من حیث مصلے علیہ کے اور تشبیہ قدر کی ساتھ قدر کے اسواسطے کہ ہمارے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم سے افضل ہین پس یہ معنی کیے جاوینگے اے اللہ رحمت کاملہ بھیج
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بمقدار اوسکے کہ تیرے نزدیک اونکا شرف و فضل ہے جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم کو
بمقدار اوسکے کہ تیرے نزدیک شرف اور فضل حاصل تھا اور بعض کا قول ہے کہ اس تشبیہ کے ضمن مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو طریقہ تواضع کا اپنی امت کو تعلیم فرمانا تھا اور جانب تعظیم و تکریم آبا و اجداد کے ایما
فرمانا ہے یعنی باوصفیکہ درود میرا اشرف و اکمل ہے درود ابراہیم سے مگر ابراہیم کے درود کو درجہ اعلے مین رکھا
اور تعظیم جد ہی کی مرکوز ضمیر خدائی اور سوائے اسکے بہت سے قول عجز آمیز و نفس شکنی کی آپ سے منقول ہین
مثل لَا تُفَضِّلُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى وَلَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى اِبْرٰهِيْم كذا في التوحيد شیخ نے لکھا ہے کہ
جو درود مین ذکر حضرت ابراہیم کا مخصوص کرکے کیا اور کسی نبی کا نہین کیا اسلیے کہ جد امجد ہمارے حضرت کے
ہین اور اصول دین مین اونکی متابعت پر مامور کیے گئے شرح شفای قاضی عیاض مین آیا ہے کہ لفظ سیدنا کا
جن درودون مین نہین آیا ہے اونمین پڑھنا جائز ہے لیکن اختلاف علما کا ہے کہ افضل پڑھنا ہے یا نہ پڑھنا
بسبب رعایت ادب کے پڑھنا اچھا ہو اور رعایت امتثال کے نہ پڑھنا اچھا ہے اور کہتے ہین علما کہ امتثال امر
نہین اوجہ ہے وهو الظاهر اور یہ لفظ کسی صحابہ و تابعین سے مروی و منقول نہین اگر مندوب ہوتا تو

اور یہ معنی ربنا والخیر کلہ فی الاتباع اور یہ مطابق مسئلہ اصول کے ہے کہ سلوک ادب احسن ہے یا اتباع و امتثال
پس درجہ ثانی کو ترجیح دی گئی ہے اور شامی نے رد المحتار حاشیہ در المختار میں لکھا ہے کہ لفظ سیدنا کا
لانا افضل ہے چنانچہ ابن ظہیرہ نے کہا اور اسیطرح صاحب در مختار نے فتوی دیا کیونکہ اسمیں جسکا ہمکو حکم
ہوا ہے عمل کیا جاتا ہے اور زیادہ کرنا اوس چیز کا جو حقیقتاً عین ادب ہو افضل ہے ترک کرنے اوسکے سے انتہی
الا نزدیک فقیر مولف کے زیادت اون درودون میں کہ جو خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا صحابہ یا تابعین سے
مروی ہیں مناسب نہیں اور اسکی کمی و بیشی کی کیفیت و دقائق حضرات محدثین پر خوب منکشف ہے
کہ علما کو اختلاف ہے اسکے تعیین میں کہ افضل درودون میں کونسا درود ہے شیخ رح فرماتے ہین کہ نہیں جانتا ہون میں
کہ یہ اختلاف بسبب ورود آثار مختلفہ کے ہے شان میں ہر صیغہ کے کہ اطلاق فضیلت کا اوسپر کرتے ہیں یا بسبب
اشتمال اوسکے کے ہے اوپر کیفیت و کمیت فاضلہ کے اور جو کہ بعض رسائل میں زیادہ لکھی ہیں وہ دس
قول ہیں قول اول افضل الصلوٰۃ وہ درود ہے جو بعد تشہد کے پڑھا جاتا ہے قول ثانی اللّٰھم صل علی محمد
وعلی آل محمد کما ذکرہ الذاکرون وکما سہی عنہ الغافلون قول ثالث اللّٰھم صل علی محمد و
علی آل محمد کما ھو اھلہ ومستحقہ قول رابع اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما انت اھلہ
قول خامس اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد افضل صلواتک عدد معلوماتک قول سادس
اللّٰھم صل علی محمد النبی الامی وعلی کل نبی وملک وولی عدد کلمات ربنا التامات المبارکۃ
قول سابع اللّٰھم صل علی محمد عبدک ونبیک ورسولک النبی الامی وعلی ازواجہ
وذریاتہ عدد خلقک ورضاء نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک قول ثامن اللّٰھم
صل علی محمد وعلی آل محمد صلوٰۃ دائمۃ بدوامک قول تاسع اللّٰھم یا رب محمد صل علی محمد
وعلی آل محمد واجز محمدا ما ھو اھلہ قول عاشر اللّٰھم صل علی محمد وازواجہ امہات المؤمنین
وذریتہ واھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید اور حصن حصین میں بروایت
انس درود میں لفظ محمد النبی کا بعد اللّٰھم صل کے زیادہ آیا ہے جذب القلوب میں ہے
کہ صیغ صلوٰۃ مرویہ احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل و اکمل کون ہے لہذا بعض علما کہا ہے
کہ افضل صلوٰۃ التشہد ہے اور وہ اظہر و اشہر یہ ہے اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما
صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم وبارک علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید

شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ جو کوئی بصیغہ صلوٰۃ التشہد کے درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے
بلاشک ویقیناً اوسنے درود بھیجا اوسی طریق پر کہ جسکے واسطے وہ مامور ہوا ہے اور ثواب موعودہ کو اوسنے
بالتحقیق حاصل کر لیا لہذا اگر کوئی شخص قسم کھاوے کہ افضل صلوٰۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجونگا
اور یہ صلوٰۃ التشہد پڑہے بلاشک ذمہ قسم سے بری ہو جاوے گا امام محی السنۃ نووی نے فرمایا
کہ کل یا بعض صیغ مرویہ احادیث کو جمع کرے اور پڑہے تاکہ ثواب جملہ صیغ ماثورہ سے مشرف ہو اور وہ یہ ہے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَكَمَا يَلِيْقُ بِعِظَمِ
شَرَفِهٖ وَكَمَالِهٖ وَرِضَاكَ عَنْهُ وَبِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ
وَزِنَةَ عَرْشِكَ اَفْضَلَ صَلٰوةٍ وَاَكْمَلَهَا وَاَتَمَّهَا كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ
وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ذٰلِكَ تَشْرِيْفًا وَتَكْرِيْمًا وَاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَةَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور ابن تیمیہ جوزی
حنبلی اور بعض علماے شافعی نے کہا ہے کہ اولی یہ ہے کہ جو صیغ وارد ہوئے ہین جدا جدا ہر ایک کو بوقت معینہ
پڑہے موطا سے امام مالک مین اور مشکوٰۃ مین بخاری و مسلم سے کہ ابو حمید ساعدی صحابی نے عرض کیا
کہ یارسول اللہ کسطرح ہم درود بھیجین آپ پر فرمایا آپ نے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ مگر موطا مین كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اسی درود مین اسی
روایت سے آیا ہے حصن حصین مین بخاری و مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن حبان سے مروی ہے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ
وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اور مسلم کی ایک روایت مین آیا ہے اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ شرح مین ہے
کہ لفظ آل کا آل ابراہیم مرویہ موطا اور حصن حصین مین زائد ہے مراد حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم سے ذات
اونکی اور تابعدار ان اونکے سے ہی جیسا کہ آیت وَاِذْ نَجَّيْنَاكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَاَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ
مین ذات فرعون اور اوسکے تابعداروں سے مراد ہے کذا قال الفخر کتاب دلائل الخیرات اسی درود سے شروع ہوئی ہے
حصن حصین مین یہ درود منجملہ صیغہ اور روایات کے مروی ہوئی ہین بخاری و نسائی و ابن ماجہ کی روایت کی ہے

حج

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ بخاری نے روایت کی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ مسلم اور ابوداؤد و ترمذی و نسائی نے روایت کی ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِی الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ یہی درود موطا مین امام مالک نے بروایت ابی مسعود انصاری اور بشیر بن سعید کے نقل کیا ابوداؤد اور نسائی نے روایت کی ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ معنے اُمّی کے تفسیر کبیر مین ہین کہ اُم بمعنی اصل الشئے کے ہے پس جو آدمی ناخواندہ ہین پس وہ اپنی اصل پر قائم و باقی ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اُمّی منسوب بہ اُمّ القریٰ ہے کہ جو مراد مکہ سے ہے اور بعض کا قول ہے کہ اُم بمعنے والدہ کے ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد نے قبل ولادت شریف انتقال فرمایا اور والدہ ماجدہ زندہ تھین لہذا منسوب با ودہ ہوئے امام احمد نے اس درود کو روایت کیا ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ دارقطنی سے یہ درود مروی ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰھُمَّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ صَلَوٰةُ اللّٰهِ وَصَلَوٰةُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری مین قسطلانی نے لکھا ہے کہ جو بعض درود مین لفظ اٰلِ اِبْرَاهِيْم پر بلا ذکر لفظ اِبْرَاهِيْم کے اقتصار کیا ہے تو روایت کی اوسنے بالمعنے بناء اوپر دخول ابراہیم کے بیچ آل ابراہیم کے کیونکہ کبھی کلام مین آتا ہے آل فلان اور مراد اوس سے وہی شخص ہوتا ہے اور کبھی جو اوسکی طرف منسوب ہوتا ہے جذب القلوب مین صاحب شرف المصطفے سے منقول ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ كَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلّٰی عَلَيْهِ صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم اور مسند امام احمد مین ہے کہ ایک شخص آکر آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھ گیا اور ہم سب صحابہ پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھے اوس نے عرض کی اے رسول اللہ آپ پر سلام تحقیق پہچانا ہم نے پس کس طرح درود بھیجین آپ پر جب ارادہ کرین درود بھیجنے کا نماز مین آپ پر

ابو سعید انصاری راوی ہین کہا انہون نے جب کہ بیٹھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب انتظار وحی کے بیان نکر سکتے تھے ہم کہ کاش یہ آدمی نہ پوچھتا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر فرمایا آپ نے جب درود بھیجو تم مجھ پر نماز یا غیر نماز مین پس کہو اللّٰھم صلّ علی محمدن النبی الامی وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم وبارک علی محمدن النبی الامی وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید جذب القلوب مین ہے ایک اور درود مروی ہے اللّٰھم اجعل صلواتک وبرکاتک علی محمد وعلی آل محمد کما جعلتھا علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید مجید رواہ القاسم سنۃ نبہ علیہ التلمسانی فی مفاخرہم

تذکرہ سولھوان آداب پڑھنے درود شریف مین

علما رحمہم اللہ فرماتے ہین کہ بعض مواقع ومقام پر درود کا پڑھنا مکروہ اور ممنوع ہے پہلے ایسی جگہ کہ جہان نجاست ہو دوسرے وقت مباشرت وجنابت کے تیسرے وقت پاخانہ وپیشاب کے چوتھے وقت غصہ کے پانچوین کلام واہیہ وممنوعہ مین جیسے جھوٹ بولنے یا غیبت یا کہانی قصہ کہنے یا سننے کے وقت چھٹے واسطے فروخت اسباب کے جیسے کہ سوداگر وغیرہ وقت دکھلانے چیز کے درود پڑھتے ہین مگر جذب القلوب مین وقت بیع وشرا درود پڑھنا لکھا ہے ساتوین وقت مشغولی کے بازی یا لہو ولعب یا کسی کام ناجائز مین آٹھوین وقت تعجب یا چھینک آنے کے نوین وقت ذبح کرنے جانور کے دسوین جملہ ان مقامات مین جہان صرف ذکر الہی کا حکم ہے نزدیک اکثر علما کے مکروہ ہے گیارھوین جو معمول بعض عوام کالانعام ہو رہا ہے کہ وقت دیکھنے کسی عورت فاحشہ یا نامحرم کے درود پڑھتے ہین بارھوین وقت سننے راگ اور مزامیر کے تیرھوین وقت دیکھنے ناچ وغیرہ افعال واشیاء ممنوعہ وحرام کے تنبیہ فقیر مسکین مولف عفی عنہ کو بہ ہدایت ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ آداب درود کے یہ ہین کہ ہمیشہ طاہر رہے اور جنابت کو عرصہ گذرنے نہ پاوے اور لباس وبستر ورخت خوابی کا سب پاک ہو اور جھوٹ بولنے اور غیبت ودیگر منہیات سے مجتنب رہے اور مال حلال روزی پیدا کرے اور جس وقت درود پڑھے اس وقت اپنے تئین حاضر حضوری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سمجھے

جسطرح ہر کہ حاکم کی حضوری مین کوئی حاکم کو دعا نہایت ادب سے دیتا ہے اسیطرح بخلوص قلب
درود پڑہو اور گو کہ اجازت مختص کی حاجت نہین کیونکہ قرآن مجید مین اجازت عام ہے ہر فرد مومن کو
یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا مگر کسی بزرگ سے اجازت خاص حاصل کر لے کہ منافع
اسمین بہت ہین شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ حضرت شیخی و سیدی و سندی شیخ عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ
وَنَفَعَنَا بِبَرَکَاتِہٖ وَبَرَکَاتِ عُلُوْمِہٖ فِیْ مجھی فرمایا کہ وقت پڑہنے درود کے اپنے دل مین غور کرنا چاہیے کہ مین
کن کن دریاؤن مین غوطہ زنی اور غواصی کر رہا ہون پس جب اَللّٰہُمَّ کہے اپنے دل مین سمجھے کہ اب
ہم دریاے رحمت الٰہی مین آ گئے اور جب صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہے سمجھے کہ اب دریاے فضل حضرت رسالت پناہی مین
پہونچے اور جب عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ کہے تب غور کرے کہ دریاے فضائل و کمالات ان حضرات مین
داخل ہو غرض کہ جب ان بحور نامتناہی مین پہونچ گئے پہر ان دریاؤن سے محروم و مایوس نکلنا غیر ممکن ہے
اور یہہ بھی فرماتے تھے کہ اتنا پڑہو کہ اوس سے رطب اللسان ہو جاے اور اوس رنگ سے رنگین
انتہی اور کثرت درود کی بہر وجہ مستحسن و مورث ثواب عظیم ہے مگر مداومت کو پیش نظر رکھے کیونکہ
فعل دوامی نہایت پسند جناب نبوت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے کیونکہ وارد ہوا ہے کہ خَیْرُ الْعَمَلِ
اَدْوَمُہٗ وَقَلِیْلٌ دَائِمٌ خَیْرٌ مِّنْ کَثِیْرٍ مُّنْقَطِعٍ جذب القلوب مین ہے کہ ہزار مرتبہ روز پڑہے
اگر نہو سکے تو پانچ سو دفعہ اگر یہہ بھی نہو سکے تو سو مرتبہ سے کم نکرے اور بعض علما مشائخ نے تین سو
مرتبہ روز پڑہنے کو اختیار کیا ہے اور بعض نے دو سو مرتبہ صبح اور شام مگر لازم ہے کہ وقت سونے کے کچہ ضرور
پڑہ لیا کرے حضرت علی فرماتے ہین لَوْلَا اَنْ اَجِدَ نَاسِیَ ذِکْرِ اللّٰہِ لَجَعَلْتُ الصَّلٰوۃَ النَّبَوِیَّۃَ عِبَادَتِیْ
کُلَّہَا یعنے اگر نپاتا مین کچہ ذکر الٰہی سے ہر آئینہ سراسر عبادت اپنی ٹھہرالیتا درود پڑہنا انتہی اور
آداب درود سے یہہ ہے کہ جن درودون مین لفظ سلام کا نہین ہے اوسمین یہ الفاظ زیادہ کر لیا کرے
کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کیونکہ ذکر صلوٰۃ کا بے سلام کے
نزدیک اکثر علما کے مکروہ ہے کما قال اللہ تعالیٰ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا
کَمَا مَرَّ فِی التَّذْکِرَۃِ الثَّانِیْ وَھٰکَذَا قَالَ الشَّیْخُ فِیْ جَذْبِ الْقُلُوْبِ اور درود خوان کو لازم ہے
کہ استغراق ساتہ ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر و باطن مین اور دوام توجہ اور اتباع سنت
و حصول رضامندی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مدار کار کو فضل ایزدی پر رکہے اور بعد اندرود کے پڑہنے

یہ دعا پڑھ لیا کرے کما قال الشیخ فی جذب القلوب وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ مُرِ الْمَلَائِكَةَ السَّيَّاحِيْنَ الَّذِيْنَ خَلَقْتَهُمْ لِتَبْلِيْغِ هَدَايَا الصَّلٰوةِ مِنَ الْاُمَّةِ اِلٰى حَضْرَةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ اَنْ تَبْلُغُوْا هٰذِهِ الْهَدِيَّةَ مِنْ هٰذَا الْفَقِيْرِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَلَّغَهَا اِلَيْكَ الْعَبْدُ الْفَقِيْرُ الْمِسْكِيْنُ اَبُوْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْمَدْعُوْ بِمَنْظُوْرِ اَحْمَدَ ابْنِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدٍ قَلَنْدَرِ عَلِى السَّاكِنِ بِمَعْمُوْرَةِ السُّمْدَنِ الْعَبْدِ الْمُذْنِبِ الْعَاصِيْ الَّذِيْ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا اِلَّا اِلٰى جَنَابِكَ کلام حضرت شیخ سے یہ بہی مستفاد ہوتا ہے کہ آخر درود مین اولیاے کرام اور پیشوایان طریقت کو بہی شامل کر لیا کرے چنانچہ یہ درود جذب القلوب مین ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَشَفِيْعِ الْاُمَّةِ الَّذِيْ اَرْسَلْتَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ الطَّاهِرِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ وَعَلٰى اَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفْضَلَ صَلٰوةٍ وَاَزْكٰى سَلَامٍ وَاَنْمٰى بَرَكَاتٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِكَ وَزِنَةَ مَا فِيْ عِلْمِكَ وَمِلْاَ مَا فِيْ عِلْمِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَمَبْلَغَ رِضَاكَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ كَذٰلِكَ مِثْلَهٗ اَفْضَلَ صَلٰوةٍ وَاَزْكٰى سَلَامٍ وَاَنْمٰى بَرَكَاتٍ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِ وَاَزْوَاجِ وَاَصْحَابِ كُلٍّ مِّنْهُمْ وَالتَّابِعِيْنَ وَعَلٰى سَيِّدِنَا الشَّيْخِ مُحْيِ الدِّيْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْمَكِّيِّ الْاَمِيْنِ وَعَلٰى كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ فِي الْعَالَمِيْنَ وَسَائِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَدَدَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ وَمِلْاَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ وَزِنَةَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ وَارْحَمْنَا اَللّٰهُمَّ مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ وَاشْفَعْنَا وَعَافِنَا مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ وَّعَاهَةٍ وَاعْفُ عَنَّا وَعَامِلْنَا بِلُطْفِكَ الْجَمِيْلِ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا بِذُنُوْبِنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ شیخ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس درود کو ہمیشہ پڑہا کرے نجات دیویگا اسکو اللہ تعالے ہر ایک آفات نازلہ اور حادثہ سے مجھکو اس درود کے پڑہنے کی اجازت بعض مشائخ محدثین سے عطا ہوئی ہے

تذکرہ سترہوان اجازت درود شریف مین

مؤلف مسکین ستر اللہ عیوبہ کو جو کچھہ سند درود شریف کی بزرگان دین سے عنایت ہوئی ہے بالواسطہ ظاہری یا بلا واسطہ ظاہری مختصر تذکرہ اوسکا مواقع مختلفہ واجب الذکر پر کیا گیا حاجت تکرار کی نہین ملخصاً یہ کہ سند اکثر بواسطہ زبدہ اکابر زمانہ آیۃ من آیات اللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی والد حضرت شاہ عبد العزیز رحمہما اللہ تعالی سے جا ملتی ہے اور سوا انکے اور بہی اور بزرگواروں اور اولیاء رحمہم اللہ سے حاصل ہوئین اور بعض اجازت و روایت کتاب دلائل الخیرات کے

درود مذکورہ کتاب موصوفہ وہم کتاب ممدوحہ کو فقیر مولف نے تا جناب مولف دلائل الخیرات رضی اللہ عنہ
بایں سلسلہ روایت کی ہے کہ فقیر منظور احمد عفی عنہ نے شیخ طریقت مولانا نعیم الدین مغربی نقشبندی مد ظلہ
سے اور انہوں نے شیخ طریقت اپنے مولانا سید محمد ابن سید عبد الرحمن شریف چشتی مدنی سے اور انہوں نے اپنے
شیخ محمد بن احمد بن احمد مدنی سے اور انہوں نے اپنے شیخ سید احمد ابن حاج سے اور انہوں نے اپنے شیخ سید محمد
مقری سے اور انہوں نے مولانا عبد القادر سے اور انہوں نے مولانا احمد ابن عباس صمعی سے اور انہوں نے
مولانا سملالی سے اور انہوں نے مولانا عبد العزیز تباع سے اور انہوں نے قطب وقت شیخ عصر امام عامل
عارف کامل مولانا سید ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان جزولی چشتی شاذلی صاحب دلائل الخیرات سے رحمۃ اللہ
علیہم اجمعین اور بالتحقیق میں نے اجازت دی اپنے ولد رشید سعید عبد العزیز محمد سلمہ اللہ تعالیٰ وایدہ اللہ
بالنصر والعلیٰ اور عزیزوں اور بھائیوں اور دوستوں اور اہل قرابت اپنے کو جو کہ لیاقت مند اور ارادہ
رکھتے ہوں خدمت درود شریف اور اجازت دینے اور روایت کرنے اسکے کی مجھ سے ساتھ تمام اون چیزوں
اور خصائص کے کہ جائز ہے واسطے میرے روایت اوسکی اور خصائص سننا اوسکی اور اجازتوں
اور سندوں سے کہ مجھکو حاصل ہیں بزرگان دین و پیشوایان طریقت سے رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
مِلْأَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا بَیْنَھُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَللّٰھُمَّ اَبْلِغْ عَنَّا نَبِیَّنَا
وَشَفِیْعَنَا وَحَبِیْبَنَا اَفْضَلَ الصَّلٰوۃِ وَاَزْکَی السَّلَامِ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَ
الشَّرَفَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ فِی الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ وَّلَمْ اَرَاہُ فَلَا
تَحْرِمْنِیْ فِی الْجِنَانِ رُؤْیَتَہٗ وَارْزُقْنِیْ صُحْبَتَہٗ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِہٖ شُرْبًا
رَوِیًّا اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ وَاسْتَعْمِلْنَا بِسُنَّتِہٖ وَاَمِتْنَا بِمَحَبَّتِہٖ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ
وَتَحْتَ لِوَائِہٖ وَاسْقِنَا بِکَاسِہٖ وَانْفَعْنَا بِمَحَبَّتِہٖ اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ لَّا تُسَلِّطَ عَلَیْنَا جَبَّارًا
عَنِیْدًا وَّلَا شَیْطَانًا مَّرِیْدًا وَّلَا اِنْسَانًا حَسُوْدًا وَّلَا ضَعِیْفًا مِّنْ خَلْقِکَ اَللّٰھُمَّ بِجَاہِ مُحَمَّدٍ لَہٗ
عِنْدَکَ اِرْفَعْ عَنِ الْخَلْقِ مَا نَزَلَ بِھِمْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْھِمْ مَنْ لَّا یَرْحَمُھُمْ فَقَدْ حَلَّ بِھِمْ
مَا لَا یَرْفَعُہٗ غَیْرُکَ وَلَا یَدْفَعُہٗ سِوَاکَ اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنَّا یَا کَھٰیٰعٓصٓ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَاَسْئَلُکَ
اَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَتَتُوْبَ عَلَیَّ وَتُعَافِیَنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلَاءِ وَالْبَلْوٰی وَاَنْ تُطْلِقَ اَلْسِنَتَنَا

عِنْدَ السُّوَالِ وَاَنْ تَغْفِرَلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَتَغْفِرَ وَتَرْحَمَ الْمُوْمِنِيْنَ وَالْمُوْمِنَاتِ الْاَحْيَاۤءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ
اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

خاتمۃ الکتاب

قَالَ مُؤَلِّفُهٗ وَجَامِعُهُ الْمُنْغَمِسُ فِيْ بُحُوْرِ السَّيِّاٰتِ وَالْعِصْيَانِ الْمُبْتَهِلُ اِلَى اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ الرِّضْوِيِّ الصَّمَدِيُّ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ غُرْبَتِهٖ وَاَخَذَ بِيَدِهٖ فِيْ مُصِيْبَتِهٖ وَكُرْبَتِهٖ قَدِ اسْتَرَاحَ الْقَلَمُ مِنَ التَّصْنِيْفِ وَحَصَلَ الْفَرَاغُ مِنَ التَّصْنِيْفِ هٰذِهِ الرِّسَالَةُ النَّافِعَةُ وَالْكِتَابَةُ الْبَدِيْعَةُ فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى اَشْرَفِ الْمَوْجُوْدَاتِ عَلَيْهِ اَجْمَلُ الصَّلٰوةِ وَاَكْمَلُ التَّحِيَّاتِ الْمُسَمّٰى بِتُحْفَۂ درود

اَلْمُلَقَّبُ بِتَحْبِيْرِ الْكَلَامِ فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنَامِ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَزْكَى السَّلَامِ

حَمَاهَا اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامِ فِيْ اَيَّامِ الْعَاشِرِ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ سَنَةَ اَلْفٍ وَمِائَتَيْنِ وَسِتٍّ وَسَبْعِيْنَ مِنْ هِجْرَةِ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ بِبَلْدَةِ الْمُصْطَفٰى بِفَرُّخْ آبَادْ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْاٰفَاتِ وَسَائِرِ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِتْمَامِ هٰذَا الْكِتَابِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ الصَّمَدِ الْوَهَّابِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِ النَّبِيِّ التَّوَّابِ

قصیدہ مسمیٰ صہبای عشق در نعت شمع شبستان نبوت و دُرِّ دریای رسالت مشکوٰۃ المصابیح اجتبا سید الانبیا و فخر الاصفیا صاحب قاب قوسین او ادنیٰ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بہ تتبع خاقانی و ثنائی و عرفی از فقیر مؤلف منظور احمد عفی عنہ ذنوبہ

صبحدم چون کرشند آہ فلک فرسای من
جامۂ کیوان بہ دوش از پر تو کالای من
نیست نقش اختران بر اطلس زنگار گون
قبۂ دودی بود از جان غم پالای من
گر تپا بش ور گرامید و داغ آہم با شنعف
ہفت قلزم قطرۂ چشم دل دریای من
صبحدم ساغر کشد چون ساقی صہبای من

بر دمد شام قیامت از شب یلدای من
شہر و شہر مہ بسود آہ سوی کاکلش
ہست روز شہادان از نیر خوبی جای من
لیل محشر را چہ را طاقت سیلوزوش
ملتجی گرد و کلیسا بہر آن بیضای من
آتشی در عنبر زار خاطرم افکندہ ام

مطلع ثانی

تیرہ تر گردید چون زلف بتان سنبر فام
عنبر سنبل بر نیاز و مزرع سیدای من
چیست سید بند کین از نقش رواق طبق
در شب دیجور راہ آہ قیامت زای من
ہفت دوزخ شعلۂ از سینۂ پر سوز من
مطلع دیگر بخوان ای با خبر سوختن
چید گر دو ماہ تو از زر خشش ہیبای من

ز مسیدم از تشنه آتش لااشتعال چو بی آرزو شود
مرحبا مخمور عشق صاحب و مولای من
نام عشقش چون کشیدم گوهر باجبین
سجده می از قصد شوق عضو در رکعای من
گرد یکسر تیز گاه مهار کرسائیس آوَر
گرد بطحا زین گوشه اسپ فارس سیمای من
چون نمو شد آن از گلستان که صبا تو
زین سحر شد عضو تقصیرش در رضای من
خلعت حسن شفاعت فرسرا پا یکسر تا
حور و غلمان روز و شب در سوسم سر تا پای من
بوسه دادم بر سر آن سده که دشمن تقصیر
مینفزاید عقل کامل آتش صهبای من
خنده زد چون زعفران بر سر جهان
بر شده از باده لعل تو با مینای من
عندلیب خوش نوا گمجگه در حال بود
مرحبا ای خاک پایت کحل نور افزای من
مرحبا بلبل پایت معرفت بخشای من
مشک نافه را نگهبر در جهان نام خدا
حور جنت بی تو وحشت بخش آلای من
نام حق گویی تو مارا بهتر از فردوس خلد
گر کرم حالیت باشد مقام و جای من
کن تکلم بهر حق ای رحمة للعالمین
ریزه از فیض برقرم حسین بهر آی من

عقل کل بر چرخ اطلس شیب ای سکان من
خضر گم کرده که یوسف مقصد و سیمای
آب حیوان چشمه شد شبیک از لب صبای من
زانکه در میدان لعت شهسوار لامکان
دست زد اندر عنان تا منزل مولای من
گام اول زد بکبر سبی و دگر سر لامکان
از پی سیرابی لشنه لبان بقای من
بو البشر آدم خطاب از شیکا بیت فیت یا
بر سر آیا تو قربان باد سرتا پای من
زین عزائب چو زدم لامی بجان حجم
از قدوم نور بخشش دیده بینای من
غلغل حسنت بجان بلبل شیدا فگند
این سیه چشمان زداغ لاله حمرای من
سرخوش آندم که بر ساقی کوثر عشق زد

مطلع ثالث

نو سیای هست لطفت از لبی اعضای من
مرحبا زجو فیض خانه تاریک دل
مشتم دور سد از گیسو لیلای من
در رضایت نار دوزخ بهتر از باغ ارم
فرخا شرب بود چون مذهب ما وای من
او فتادم مثل بیگانه درین هندوستان
صد شرف دارد زکوه طور قدر و جای من
رحم کن بر حال ای شافع روز جزا

مرحبای خورده مخانه خود رفتگی
واسفا سر گشته در فکر این دنیای من
لبسکه بر سنگ سیف نقاحیه سیائی کرده ام
ادهم رنگ و دو گامه همت علیای من
گرد ارض و سما او در شب معراج خود
رفت و باز آمد بر نگ و هم آن از من
روز میلاد سعادت شد مفرح بوسه
آیت لولاست هنجاب شاید لیلای من
پر شکین تاقم و سنجاب سید و زنده هم
دادودادم عقل اول بر تفاخر های من
تا خم جام و لم از شهر عشقت جوش زد
این قدر کانیست بهر خوار شیوع فصل سهای من
یاسمین گل داو گشت نامه بخت سیاه
بهر جام شر بتم آن نرگس شهلای من
مطلع ثالث سر شد تا آن کیلای من
مرحبا ای رکه غیرت زندگی آسای من
غیرت حور شید و مه گردید ای اعضای من
غول سیدا نیم غلمان بلا و دیدار تو
جنت الفردوس بحق رویت بود آیدای من
طعن زن با شم با دریس و مسیحا تا ختم
حسنه سید برش سوختم دلمحای من
مشتم به باع فیضت خاک این حسرت مرا
رحمة للعالمین خود خواندهٔ هست کجای من

گر بیامرزش شود راغب کمال الهوی
منشی چرخ برین نام شد از انشای من
هر که در مدحت سخن زد غیرت در شد از این
کیست یک مداح چون من نسبت آبای من
آرزو منظور دارد از توای جان ما را
هادی من مرشد من پیر من بابای من
بر رخ بیحجاب بر ربا نے تا کے
اے گل گلشن مکی سر اوج مدنی
دور باشم ز توای گوهر کانی تا کے
لب بجنبان بشفاعتگری ای رحمت کل

بجمع یاران خود چنین زده مبارک بر وی

رو کشش باعث شود انبا و حسینا بای من
واصفت خلاق اکبر چون بقرآن آمده
قیمت گوهر شکسته لولوی لالای من
تا گرفتم گوشهٔ دامان وصف بادپا
وا اگر د ... نعت او لب گویای من
خسته و سرگشته بسته ابتر و بیجان شود

غزل عشقیه نعتیه

دور هست دیدهٔ ما را نگرانی تا کے
مایهٔ آب حیا تست لب جان بخشت
تا گرفتار سوادا بر ها نے تا کے
دوری از بزم توای راحت جانی تا کے

از نوشت نعت تو شیدا ن شده مسلم ...
پس کرا یارا که گوید نعت تا بی آن من
خوش نصیب و روز طالع سعد نجم ...
سر گذشت از عرش و کرسی ز نعت آلای من
سید من سرور من فخر من ...
حاسد و نمام و حاقد و دشمن و اعدای من
چهره بنمای که در پرده نهانی تا کے
مایهٔ عزت ما شمس سبب فخر قریش
ریز یک جرعه و گر تشنه دهانی تا کے
جان منظور شده سبز ز درد هجرت

تضمین بر غزل قدسی فی لسان الفارسی

مرحبا باعث نزول کلام ربی
مرحبا باعث تشریف علی نسبی
مرحبا باعث تسکین من ...
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت که عجب خوش لقبی

مقبل خواهش مستحق فیض شمیم
جاے قبول شد دل
قبلهٔ قبله پرستان شده ...
چهره ات منظر انظار خدا اکرم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
الله الله چه جمال است بدین بوالعجبی

روز میثاق کند به مجمع اصحاب صفا
دیده از شمس تحیر چو لقای الا
بر لب یوسف و یعقوب ...
نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چه عالی نسبی

امی تو با فیض شرح صدر اسلام
از شمیم تو کرت شجر ...
شاخ شمشاد ...
نخل بستان مدینه ز تو سرسبز مدام
زان شده شهرهٔ آفاق به شیرین رطبی

عزم معراج ... نگین شد ...
لیکن از دعوی ...
بود با چو تو ... از گلم
نسبت خود به سگت کردم و بس منفعلم
زانکه نسبت به سگ کوی تو شیرین ادبی

باعث فخر عرب ...
داغ دین حق ...
لطف خالق ...
ذات پاک تو در این ملک عرب کرده ظهور

این غزل ... بر ... مصرع ... فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات ... مبارک

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

نظم اوصاف تو چون در دل حسان بگذشت
قدر ایشان از سر طبقہ این خاک گذشت
ای شہ بیت تیز تر از قوت ادراک گذشت
شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

یاد رویت دلم چاک نمودہ چو سحر
دامن جیب پر از اشک تحسر گوہر
مبتلای مرض ہجر بر از نبض مضطر
چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر

ای قریشی نسبی ہاشمی و مطلبی

اتباع تو مرا باعث انجاح و نجات
تشنہ لب را تو ای ساقی کوثر حیات
داد من تشنہ دہی شاہا بر عرصات
ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

نجات

لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

در تپ عشق علیل است طلبگار طبی
نبض منظور ببین از سر الطاف و لطف
مرد یک منبرند این لعل بصد عجز و حیلی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ پیش تو قدسی پی درمان طلبی

ومنہ عفی عنہ فی لسان الاردو

صبحدم جذب تمنا جو نہ بیتابی
محفل پاک میں پہنچا پئے لب تشنہ لبی
قدسیا کہتے تھے اصحاب نے شیریں رطبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

حسن یوسف سے تحیر تھا بجمال آدم
شیفتہ حسن سے تیری تھا خدا اکرم
بالعدہ حسن ترا دیکھ کے ای مختارم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی

ظلمت کفر سے تھا دور جہان میں سا
تیری ہی تھا نور روشن ہوا ہی عجم حال
باعث غیرت خورشید تو ہاں تھا
نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

آیت رحم کی ہے ذات تری شرح تمام
خلق کو رشتۂ الطاف سے تیرے انعام
تیری خوشبوئی سے عنبر ہے معطر مشام
نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

ترے ہی جسم سے حاصل ہوا ہے شرح صدور
ترے ہی فیض سے ہے نسخ ہر حکم فتور
جو وجہ بیت ہو سو الہ کو خضر نفور
ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

وادی ایمن سے کوہ سینا سے بھی تر و بہشت
کوچہ مرقد والا ہے تجھے جنت بہشت
جب کیا ہے شب شہیر برنگ قصد گلگشت
شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

سرور افضل ہے خلق کے تو ہی ہے اہم
شان عظمی کو تری دیکھ کے از فرط
ساری مقبول گہہ تیرے ہیں قسم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

ساغرِ عشق کا جب دور چلا پھر تو جگر	زانکہ نسبت بسگ کوئے شہ بطحا اولیٰ	چشمِ رحمت سے کیا تشنہ سو گیا انداز نظر
	جوشش تشنہ سو مشغل تشنہ ہی ہے تر | اور سو گوہر کتنی تو ہے کا منظورِ نظر	
	ای قریشی نسبی ہاشمی و مطلبی	
تشنۂ دیدار سو ہو لب خشک تری ہے تو آب حیات	نیم بسمل لب تشنہ کی قسمت ہے تری آب حیات | کرم شاہ آبِ حیوان ہی سے جلوہ ہی منہ ملے آب	ماہیٔ تشنہ لب سا ہیم و تو ہی آبِ حیات
	رحم فرما کہ حد بیگذرد تشنہ لبی	
درد ہجران سے ہو منظور کو تسکین آبی	رنج و آلام زمانہ سے بہت تنگ ہوں | کر نظر منظور کی حاصل ہے مقصود دلی	سیدی انت حبیبی طبیبِ قلبی
	آبروی تو قدسی ہی و برہان جلی	

تقریظ

مترشحہ سحاب کلک گہر سلک عالم نحریر فاضل فقید النظیر کاشف مشکلات عقلیہ فاتح مغلقات نقلیہ نکات تحقیق طیب
مرکز دائرہ کرامت مہبط انوار الٰہی مصدر اسرار آگاہی مقبول بارگاہ رسول الثقلین حاجی بنار سحر کہ تعشق نبی الحرمین
خبیر محقق ادیب مدقق مخدوم انام مقتدائے کرام خلاصۃ العلماء زبدۃ الفضلاء سراج المحققین مصباح السالکین
مولانا واولانا بالفضل المولوی محمد المشتہر بہ سید عبد الصمد صوفی المدنی الحنفی
حرس اللہ بدر مجدہ عن الخسوف وشمس طلعتہ عن الکسوف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی علا فی مجدہ ولا یعالی الذی نادی عبادہ فی الاصلاب فلبوہ عجالا والصلوۃ
والسلام علی سیدنا ونبینا محمد الذی اقسم اللہ بحیاتہ والی وعلی الہ الازکیاء واصحابہ الاصفیاء
فقیر مسکین ابن عجائزانا فعہ صحیفہ وجیزہ را کہ چون کشکول اصحاب بواطن قدسیہ وارباب نفوس ملکیہ پراز
نوالہای شیرین محلوا از لقمہای تمکین یافت از اول تا آخر باستحسان نظر دیدم مرحبا مرحبا حضرت مولفش کہ
لدیب اللبیب الفاضل النحریر لیس لہ فی العلم والعمل من النظیر العالم المجتہد للالمعی
واقف السر الخفی والجلی فی العلوم الصوریۃ کالشمس الضحیٰ وحقائق الباطنیۃ کالبدر
الدجی حکیم الاکمل والفاضل الاجل مولانا ابو عبد العزیز الشہیر بحکیم سید منظور احمد
ادام اللہ فیوضہ علی الاقاصی والادانی بحرمۃ السبع المثانی سست عجیب لآلی تلالو
از قعر بحور تفحص بدست آوردہ کہ الی ہذا الآن غواصان یوم تحقیق و تدقیق با این آب و تاب نیافتند

وار الجنان جواهر زواهر دامان تصنیف را مشحون کرده که بسا محققان با تمکین ست و حسرت بر سینه میزنند
در جامیکه گوید آری آری مسعد نیست که در و سمط یواقیت لمعان توحید و تذکیر مدفون و مخزون نیست که از درج
درر غرر تنذیر و تبشیر مشحون شجر پربار نیست از اوراد و ازهار یاد الهی که از خزان انقلاب از مان وارسته و گلی نیست
که شگفتگی صوفی مشربان بران وابسته * حوضی نیست که انهار محبت حضرت ختمی پناه ازو در جوش و نی نی
نهر نیست که امواج جان فدای حضرت محبوب الهی ازو در خروش * منبعی نیست که چشمه عین فضائل تحیات خاتم
با عثه ایجاد کون و مکان ازو برآمده * و مشکوتی نیست که مصابیح عنایات ایزد پنهان بر در وش طور شده و از خجای
نقاطش شمائم اخلاق نبویه بمشام خشک کلمان میرسد و از نافهای الفاظش جها جها جوی محبت سرمدیه
احمدیه که در جیب و دامان نبی شکند شعر اینجا بیا که مائده فیض سرمدیست * همین سو نگر که جلوه انوار ایزدیست
هر گه بنظر عقیدت مطالعه شود ابواب فیضان اویسیه را بر خود گشوده و هر که بحجاب نفس پی سپر وادی منزل مقصود
شود منافقین این تالیف جدیده بطرز جدیده را اساطیر الاولین خواهند گفت * زبان خود را از ستائش حمد خواهند سفت
سالکان مسلک نفاق و حسد آیه کریمه وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ که بدعوی تحالفش قدم میزنند مصدق
مضمون آیه شریفه اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ الخ شوند محروم مان سوائد عوائد انعام الهی انگشت رد
بر آن خواهند نهاد * و بی بهرگان از فضائل جزائل اکرام رسالت پناهی منطوق لازم الوثوق اِنْ کُنْتُمْ فِیْ
رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ باب اعتراض بر آن خواهند کشاد و مائده ایست
که اجابت دعای اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ از اتباعش حاصل مضامینش آیه نزول
من و سلوی را شاهد عادل والنعم ما قیل شعر لله تالیف غدا الحلا لابصار البشر * قد ضمنت
اوراقه وشی المحابر والحبر * تالیف حبر ماجد حاذت سجایاه الغرر * ان غصت فی بحر له
نلت الجواهر والدرر * از انجا که ثنایش یکی از هزار گفتن از حد خارج بود و نه مقدور زبان تقریر گردنش می‌توان

بر دعا اختصار باید کرد شعر

الهی تا جهان را نام باشد در جهان باشد
بایمان کامیاب و کام بخش و کامران باشد

شعر نظر و قطعه تاریخ سیاه خانه نشینان ابر سرو شعر زبان رب المنعم شاهان جهان گیتی شد نو تازه گفته
جان سالار نادره نگار رسیده شاه بیت دیوان نکته دانی سر لوح سیاهی سخندانی مقدمة الجیش سحر بیانان

صدر صدور رجا و طرازان لوح کتاب سخن آفرینے عنوان صحیفہ بلاغت پرورے عالی مناقب منشی

محمد مبارک حسن خان صاحب رئیس بریلی منصرم محکمہ بندوبست ضلع للتپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد وافر وثنای متکاثر اوس نخلبند گلستان جہان اور چمن پیرا ے کون و مکان کو سزاوار ہے کہ جسنے خیابان عالم امکان کو گلہای بوقلمون سے رشک چمن زار بنایا اور محسوس جنات تجری من تحتہا الانہار فرمایا اگر چشمۂ فیض اوسکا جاری نہوتا اور ابر بہار فضل و کرم صرف آبیاری نہوتا تو چمنستان جہان دست برد صواصف و خزان تباہ تہا پر یہ عالم زینت بجوش بہار کہان تہا سبزۂ نو دمیدہ و انگشت شہادت سے اوسکی توحید کی شہادت کرتا ہے جو سرو خوش قامت ہے آب لب جو سے وضو کر کے معروف اقامت ہے ہر گل سر بزبان ہے اوسیکی عبادت کرتا ہے عندلیب ہزار داستان اوسیکی یاد مین نغمہ سرا ہے قمری کی کو کو سے اوسیکی جستجو ہویدا ہے اور درود نامحدود اوس بلبل بوستان رسالت و عندلیب چمنستان نبوت کو شایان ہے کہ انا افصح العرب والعجم جسکا ترانہ ہے اور انا نبی وادم بین الماء والطین ایک صفیر مستانہ ہے سبحان اللہ اگر اوس نسیم بہار آفرینش کو خطاب لولاک لما خلقت الافلاک نملتا گلستان ایجاد و تکوین مین ایک غنچہ نہ کھلتا صلے اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا اما بعد یہ آوارہ کوی گمنامی رسوائی چارسوی بدنامی مبارک حسین بریلوی التماس کرتا ہے گوش گزار ارباب معنی شناس کرتا ہے کہ عنفوان شباب سی شعلۂ آتش جنون کی التہاب سے طبع وحشت خیز و خاطر سودا انگیز رکھتا تہا رندی و حسن پرستی مذہب تہا ارتکاب منہیات اپنا مشرب تہا بجاے صوم و صلوٰۃ متبذل بافعال خراب و عوض درود و وظائف نغمۂ چنگ و رباب نظارہ محراب ابروے بتان آوری حج بیت الحرام اور قبای رندی و کسوت خرابات جامہ احرام مجلس قال اللہ و قال الرسول سے دل گرفتہ اور بزم سرود و رقص مین غنچۂ خاطر شگفتہ گاہ وصل خوبان گلعذار سے فرحت خاطر حصول ہے کبھی صدمۂ ہجران یار اور رنج فراق دلدار سے طبیعت ملول گر کوئی ناصح مشفق کلمہ نصیحت و پند زبان پر لاتا بہ شعر خواجہ حافظ شیراز محرم راز و نیاز کا زبان پر لاتا شعر درکوی نیکنامی ما را گذر ندادند ٭ گر تو نمی پسندی تغییر کن قضارا ٭ شعر گوئی سے ہمیشہ شوق رہا مضمون آفرینی کا ذوق رہا محفل مشاعرہ مین جا کر بالہام غزلین سنایا اور تحسین سخنان معنی شناس سے صلۂ تحسین و آفرین کو پایا تا گردش زمانہ اور اتفاق آب و دانہ وارد مقام للتپور ہوا

اس ملک کی آب وہوا اور جوشش سوداکا وفور ہوا لیکن یاوری بخت رسا اور مددگاری فضل خدا سے دولت ملازمت
یکتاز میدان شریعت علم افراز معرکہ طریقت نہنگ بحر علوم حقیقت ضیغم کنام معرفت حلال وقایق فروع واصول
کشاف حقائق معقول ومنقول بہار بوستان قابلیت شمیم ضمیران فضیلت سلطان کشور فصاحت مہر آسمان بلاغت
ناظم عدیم البدل ناثر فقید المثل مورد انوار الٰہی محرم اسرار خدا آگاہی مولانا مرشدنا حضرت مولوی منظور احمد صاحب
سہسوانی کی حاصل ہوئی اونکے فیضان صحبت سے ملاہی مناہی نافر اور جانب صلاح وتقوٰے مائل ہوئی الحق صحبت کو
اثر ہے کسی بزرگ کا قول دلیل اسیر ہے شعر آہن کہ بہ پارس آشنا شد فی الفور بصورت طلا شد خورشید نظر کرد
بر سنگ بہ تحقیق کہ لعل بے بہا شد حسب اتفاق رسالہ فضائل درود شریف تصنیف حضرت ممدوح کی اس
عاصی کی نظر سے گذرا واہ واہ عجیب کتاب فیض انتساب ہے کہ اگر اوسکے ابواب کو باغ جنت الفردوس کہیے تو بجا ہے
اور اوسکے سواد اور بیاض کو آیہ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ سے نسبت دیجیے تو روا ہے اگر ملائکہ مقربین اوسکا
ورد کریں تو زیادہ تر رتبہ قرب بارگاہ عزو جلال حاصل ہو اور اگر مسبحان ملاء اعلیٰ اوسکو بجائے تسبیح پڑہیں تو اونکو درجہ
کمال حاصل ہو از بس مضامین نعت کا ورد زبان ہے اور اصحاب طریقت کا حرز جان صوفیا صافی ضمیر دل سے خریدار ہیں اور بیرو مرشد ہزار سلسلے کے
ہزار جان سے اوسپر نثار جس مطالع کیجیے تو دل بے اختیار صل علیٰ محمد بولا زبان طاقت کو اوسکی صفت کی نہیں قوت تقریر
اور قلم کو یارا نہیں کہ اوسکی مدح کی تحریر کرے خوب ملاحظہ فرمائیے اوسکا لطف اوٹہایئے گویا مشک اذفر ہے
لیکن حیف کہ نزدیک دو ورشمیمے ع از نور بحر بہرہ ہر دو دیدہ را کور سوادا تیرہ باطن کو مثل شپرہ بصر نور آفتاب سے
وامطلع مہر صافی طینتی وروشن دلی ذرہ نہیں اس کتاب لاجواب کی قدر کیا جانیں ظلمت و نور
نہیں پہچانتی ہیں اور جہال نکو ہیدہ خصال کہ از راہ حسد وحقد کہ عیب ہے ارباب علم وفضل پر آمادہ اور خرد وگیر ہیں
کربابدہے ہوا استادہ ہیں اپنی ہٹ دہرمی اقوال علما حضر فضلا وہر کو نہیں مانتے ہیں بندہ قدر دانا جوہر شناس
داد خواہ شر حاسدین بددین لعنت اللہ علیہم اجمعین سے خدا کی پناہ ہر اوس نسخہ گرد بند کو بھی فیض
حاصل ہوا کہ مرض لاعلاج معصیت از خیال باطلہ فسق وفجور یک بخت دل سے زائل ہوا ہر حرف اوسکا صیقل کدورت
آئینہ دل ہوا چنانچہ ایک قطعہ تاریخ بطور ہدیہ اور دعا حضرت ممدوح نذر کیا الٰہی جب تک گلستان جہاں سرسبز و شاداب رہے فیض
مستورہ منقبات جناب مولوی صاحب دام برکاتہ سے زمانہ کامیاب رہے بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد

	قطعہ تاریخ	

فضل خدا سے ہوا ختم یہ نسخہ شریف + بولا کہ ملک پکار صل علے محمد + فکر تہی مجکو سالکی سر جہرا ہوکے بی دل سے کہا ملائکہ حبذا صلی علی

خاتمة الطبع رشحهٔ خامهٔ ناثر شاعر لاثانی منشی محمد انوار حسین تسلیم سهسوانی

سزاوار حمد و ثنا خالق مخلوقات است که بید قدرتش زمام حیات و ممات است مخترع صور بی مثال است و مبدع گوناگون
اشکال قطرهٔ بی جوهر را و اهل بدیا ساخت و ذره باطل بحقیقه را سوار بر هوا در هر کار از مو غرت بی نیاز و بر آخود و عجاز
خطیب زبان بر منبر دهان خطبهٔ جلالش هر چه خواهان ام است خوانا لود تیر بر نشان مراد چه نیشان - لائق نعت احمد مجتبی محمد مصطفی علیه الصلوة
السلام است که سرور عالم و فخر بنی آدم در گرامی شانش گفتن زیبا زبان ذات والا صفاتش خیر همه برکات کبری بنت نبیجه کاه
و عظمی بواسطه سعود او تیره و نعمت بی عدد خدا است لاکلام رحمت لاتعد مجموعه است که در انجمن تیره دلان چراغ هدایت و در شاه بر کرد
گمشدگان راه راست حقیقت طریقت آورد - بر فضائل آن نبی پناه التحیات سد گواه اصحاب اخیار ظلمت کفر دور کردند
و تمام عالم را بنور توحید معمور - اما بعد تسلیم میگوید که درین ایام سعادت فرجام مجسته آغاز نیک انجام در مطبع یوسف جمال
یاد شاه کشور اقبال سرو جویبار ضبط و تحمل شمع شبستان گلزار شکوه و تحمل تعویذ بازوی مردانگی زور پنجه فرزانگی تو بابر و دیده
گوشوارهٔ گوش نامور روزگار و بیر چرخ عطارد و تحریر بدایع نگار عالی مقام منشی نولکشور نام که مستغنی به صفات از توصیف و از اعانت ستایش است
دور گروه بانکاه و رنادیل عمدة المعاصر کتاب فیض آیات سعادت نقشه مقبول طبع خوش گو خاص و عام تحفهٔ مسمی و ملقب بخیر الکلام
تصنیف لطیف و ترصیف نظیف سرو قمر تاثیر نامی حال سیمی شاعر نازک خیال فکری مکلف زینامی نظام لسان
کلیم کلام ترصیع کاشف اسرار و مفتاح خزانهٔ رشادت سیاح دریای حقیقت سیاح صحرای طریقت زور بازوی عبادت شیب پناه شجاعت
حکیم افلاطون طبیعت مباحث ارسطو فطرت طغرای احمد انشاء لشکر طلاقت مستند العلما معتمد الفضلا صاحب الفطنة الذکیة ذو الدرایة النقیة
کاشف دقائق حکمیه و علمیه واقف حقائق شرعیه و نقلیه افصح الفصحا ابلغ البلغا قدوة المتشرعین زبدة المتورعین اشرف المتقدمین
فخر المتأخرین بحر مواج علم الیقین خاص اولاد خاتم المرسلین حضرت منظور احمد سلمه الله الصمد تن در قالب طبع در داد و فیض
بر رو شائقین گشاد و بهر تسوید و تبیض تعریفش سواد زلف حور و بیاض چهره سو رود آن زیباست و جا که سطر جلیله و روح محیط
معانی جلیله و روح نام کردش سحبان زبان گرفت اسطرنگ شوق ارباب دین است شرک و ریعه تشنید ذوق اصحاب الیقین حق غیبت که کتاب هشت
لطف محمدی یا که و نقش معنی جلوه قدر صمدی ربع مسکون را و روحا و و کرشمه بحالات است گو معجزه نباشد نباشد گوییم کرامت
ذات والا صفات مصنف مشتاق و ستائش و تعریف و تعمی و توصیف حرکی محتاج آرایش نیست المختصر این رساله و ساده مع ۱۸۶۱
سطایی شجر تعظیم بیرایهٔ اختتام پوشید و سواد حروف مشک آگینش سرمه دیده اولی الابصار گردید قطعه تاریخ
چون بافضال خدای ذو الجلال ع شد بخوبی منطبع خیر الکلام در تواعد تاریخ سال بنید بیر اعالی مقام لفظ فرخ کرد دیگر حساب
تا که اجمل باشدت تفریح تام ع روی خود در اعدلیت چون نحو خبیر خاص نمود رنجاب علم فکر کردم در جمل ع جو بهر سال خدام
۱۲۸۸

فہرست ابواب وفصول مجموعہ محمودہ حضرت تحفہ درود

دیباچہ کتاب	٢
تذکرہ پہلا معنی لفظ صلوۃ مین	٣
تذکرہ دوسرا تفسیر آیہ کریمہ یاایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور وجوب پڑہنے درود مین	٣
تذکرہ تیسرا بیان مین اسکے کہ سوائے پیغمبرون کے اورون پر صلوۃ وسلام کا کہنا جائز ہے یا نہین	٤
تذکرہ چوتہا فضیلت وثواب پڑہنے مین درود شریف کے	٦
تذکرہ پانچوان فضیلت پڑہنے درود مین روز جمعہ وشنبہ وپنجشنبہ کو	١٥
تذکرہ چہٹوان اس باب مین کہ آیا جواب سلام کا بارگاہ رسالت پناہ سے آتا ہے یا نہین	١٧
تذکرہ ساتوان بیان مین اسکے کہ تارک درود کا مورد عذاب الہی ہوتا ہے	١٨
تذکرہ آٹہوان قبولیت دعا مین بذریعہ درود شریف کے	١٩
تذکرہ نوان محفوظ رہنے مین شر دشمنون اور آفات سے اور دفع بلا وفقر ومحتاجی وبرآمد حاجات مین بذریعہ درود شریف کے	٢٠
تذکرہ دسوان برآمد حاجات مشکلہ ومطالب لاحل بذریعہ درود شریف کے	٢٢
تذکرہ گیارہوان دفع محتاجی وتنگ دستی وافزایش مال مین بذریعہ درود شریف کے	٢٣
تذکرہ بارہوان حصول شرف زیارت وسعادت رویت جناب سید الانبیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم	٢٥
تذکرہ تیرہوان فضائل وخصائص پڑہنے درود شریف مین بمواقع مختلفہ وبتعلقات مختصہ ومنیفہ	٢٩
تذکرہ چودہوان مشعر درود مختلفۃ الالفاظ والروایت ومبشر ثواب الجار وبے نہایت	٣٣
درود خمسہ	٣٥
تذکرہ پندرہوان مشعر صیغ صلوۃ مختلف الروایت وکیفیت ومعنی درود شریف	٣٦
ذکر اوس درود کا جو بعد التحیات کے پڑہا جاتا ہے	ایضاً
معنی درود	٣٧
تفسیر اللھم صل علی محمد	ایضاً

قیمت

۳۹	معنی برکت
〃	ذکر لفظ رحم موقوعہ درود
۴۰	معنی لفظ آل معہ سوال جواب طلب
۴۱	سوال جواب طلب بر لفظ ابراہیم موقوعہ درود شریف
۴۱	ذکر لفظ سیدنا در درود شریف
۴۲	معنی لفظ امی
۴۳	تذکرہ سوان آداب پڑھنے درود شریف مین
۴۶	تذکرہ سوان اجازت درود شریف مین
۴۷	خاتمہ کتاب
۴۸	قصائد و منظوم در نعت سیدُ الانبیا محمّد مُصطفیٰ علیہِ الصّلوٰۃ والتحیۃ
۵۰	نثر تقریظ از اسم علیٰ حضرت جناب مولوی سید عبد اللہ مد ظلہ العالی
۵۲	نثر تقریظ ریختہ خامہ گہر ریز جناب منشی محمد مبارک حسنخانصاحب بریلوی منصرم بندوبست اللہ پور
۵۸	خاتمۃ الطبع